مفت تقسیم کے لیے

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جامشورو
منظور شدہ: صوبائی محکمہ تعلیم و خواندگی، حکومت سندھ۔
جائزہ شدہ: بیورو آف کریکیولم اینڈ ایکسٹینشن ونگ، جام شورو، سندھ

نگرانِ اعلیٰ

احمد بخش ناریجو
چیئرمین: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

نگراں

ناہید اختر

مصنّفین

★ محمد فاروق دانش ★ محمد علی شاہین

نظرِ ثانی و تدوینِ نو

★ محمد یاسین شیخ ★ دلاور خان ★ ناظم علی خان ماتلوی
★ ایس ایم طارق ★ محمد وسیم مغل ★ ظہیر الدین قریشی
★ عصمت جہاں ★ عطاء اللہ خان

مدیر

★ محمد فاروق دانش

لے آؤٹ، کمپوزنگ، ڈیزائن اور کمپیوٹر گرافکس
بھائی جان گرافکس' حیدر آباد

فہرست

پیش لفظ

سِندھ ٹیکسٹ بُک بورڈ ایک ایسا تعلیمی اِدارہ ہے جِس کا فریضہ درسی کُتب کی تیاری و اشاعت ہے۔ اِس کا اوّلین مقصد ایسی دَرسی کُتب کی تیاری وفراہمی ہے جونسلِ نوکوشعور و آگہی اور ایسی صلاحیت بخشیں جِن کے ذریعے وہ اِسلام کے آفاقی نظریات، بھائی چارے، اسلاف کے کارناموں اور اپنے ثقافتی ورثے اور روایات کی پاس داری کرتے ہوئے دورِجدید کے نِت نئے سائنسی، تکنیکی اور معاشرتی تقاضوں کا مقابلہ کر کے کام یاب زندگی گُزار سکیں۔

اِس اعلیٰ مقصد کی تکمیل کی غرض سے اہلِ علم، ماہرینِ مضامین، مُدّرسین کرام اور مُخلص احباب کی ایک ٹیم ہر چار سمت سے حاصل ہونے والی تجاویز کی روشنی مین درسی کتب کے معیار، جائزے اور ان کی اصلاح کے لیے ہمارے ساتھ مسلسل مصروفِ عمل ہے۔

ہمارے ماہرین اور اشاعتی عملے کے لیے اپنے مطلوبہ مقاصد کا حُصول صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ جب اِن کُتب سے اساتذہ کرام اور طلبہ کما حقہٗ اِستفادہ کریں۔ علاوہ ازیں ان کتب کے معیار کو بہتر بنانے میں اِن کی تجاویز اور آراء ہمارے لیے مُمد ومُعاون ثابت ہوں گی۔

چیئرمین
سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ
جام شورو، سندھ

بِسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ؁

اللّٰہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے

حاصلاتِ تعلّم

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ نظم کو لے اور آہنگ سے پڑھیں گے۔
۲۔ نظم کو سن کر یاد کریں گے۔
۳۔ حمد کے مفہوم کو دس جملوں میں لکھ سکیں گے۔
۴۔ تذکیر و تانیث کی فہرست تیار کریں گے۔

خُدا کی صَنعَت

جو چیز خُدا نے ہے بنائی اس میں ظاہر ہے خُوشنمائی
ہر چیز کی ہے اَدا نِرالی حِکمت سے نہیں ہے کوئی خالی
اُس کی قُدرت سے پھول مہکے پھولوں پہ پرند آ کے چہکے
چڑیوں کے عجیب پر لگائے اور پھول ہیں عِطر میں بسائے
جاڑا، گرمی، بہار برسات ہر رُت میں نیا سماں نئی بات
گائیں، بھینسیں، عجَب بنائیں کیا دودھ کی ندیاں بہائیں
روشن آنکھیں بنائیں دو دو قُدرت کی بہار دیکھنے کو

دو ہونٹ دیے کہ منھ سے بولیں
شُکر اس کا کریں، زبان کھولیں

(محمد اسمٰعیل میرٹھی)

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(ا) اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں میں کیا ظاہر ہے؟

(ب) پھولوں کی خوشبو کیسی ہوتی ہے؟

(ج) اللہ نے بولنے کے لیے کیا چیز عطا فرمائی؟

(د) اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں پر کیا کرنا چاہیے؟

(ھ) دیکھنے کے لیے ہمیں کیا چیز دی گئی ہے؟

۲۔ دُرست جواب پر (✔) کا نشان لگائیے۔

☆ حکمت سے نہیں ہے کوئی چیز خالی' کا مطلب ہے:

(الف) بڑائی

(ب) اچھائی

(ج) دانائی

☆ اس میں ظاہر ہے خوشنمائی کا مطلب ہے کہ ہر چیز نظر آتی ہے:

(الف) خوش

(ب) بڑی

(ج) خوب صورت

☆ پھولوں کو عطر میں بسانے کا مطلب ہے کہ پھولوں کو:

(الف) رنگوں سے بھر دیا۔

(ب) خوشبو سے بھر دیا۔

(ج) ہر طرف پھیلا دیا۔

۳ ۔ نظم کے مفہوم پر دس جملے لکھیے ۔

۴ ۔ نظم میں موجود مذکر اور مونث چُن کر لکھیے ۔

۵ ۔ واحد کی جمع لکھیے :

ندّی زبان نیا پھول آنکھ

۶ ۔ پہلے پانچ اشعار میں سے ہم آواز الفاظ تلاش کر کے لکھیں ۔

..جیسے................. نرالی............... خالی.............

....

....

۷ ۔ مصرع لکھ کر اشعار مکمل کریں :

قدرت کی بہار دیکھنے کو

دو ہونٹ دیے کہ منہ سے بولیں

سرگرمی: طلبہ کسی رسالے سے ایک حمد تلاش کر کہ لائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

۱۔ نئے الفاظ کی تفہیم کے لیے چارٹ بنوائیے۔

۲۔ حمد کو آہنگ اور لے سے پڑھنے میں مدد کیجیے ۔

۳۔ طلبہ سے غلط تلفظ کی اصلاح اعراب لگا کر کیجیے ۔

حاصلاتِ تعلّم

اس نظم کی تدریس کے بعد طَلَبہ:

۱۔ نعت کو لے اور آہنگ سے پڑھیں گے۔
۲۔ نعت کو توجہ سے سنیں گے۔
۳۔ نعت کے مفہوم کو بیان کریں گے۔
۴۔ عام زندگی میں اطاعت رسول ﷺ کر سکیں گے۔

مِٹّی بن گئی چاندی سونا ، کانٹے بَن گئے پُھول
دُنیا میں وہ بَرکت لے کر ، آئے پاک رسول ﷺ

پاک نبی ﷺ دُکھیاروں کا دُکھ درد بٹانے آئے
گُم راہوں کو ، سیدھی سچّی راہ دِکھانے آئے

آپ ﷺ نے سمجھایا ، اے لوگو ! ایک خُدا کو مانو
جھوٹے ہیں یہ سارے بُت ، تم اِن کو جھوٹا جانو

لالچ ، بُغض ، عداوت چھوڑو ، سب سچّے بن جاؤ
جو دیکھے تعریف کرے ، ایسے اچھّے بن جاؤ

غَیروں کو بھی اپنا جانو ، سب سے کرو بَھلائی
اپنے تو پھر اپنے ہیں ، بن جاؤ بھائی بھائی

آپ ﷺ کی اِن اچھّی باتوں کو ، جِس جِس نے اپنایا
اِس دُنیا اور اُس دُنیا میں اُونچا رُتبہ پایا

آج بھی سچّے دِل سے جو اِن باتوں کو اَپنائے
اَپنے سر پر اللّٰہ کی رَحمت کا سایہ پائے

(سیّد نظر زیدی)

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) اللّٰہ نے رسول اکرم ﷺ کو اس دُنیا میں کیوں بھیجا؟

(ب) آپ ﷺ نے لوگوں کو کن باتوں کی طرف بُلایا؟

(ج) آپ ﷺ نے لوگوں کو کن کاموں سے منع فرمایا ہے؟

(د) غیر مُسلموں کے ساتھ ہمارا رویّہ کیسا ہونا چاہیے؟

(ھ) مسلمان آپس میں کیا ہیں؟

۲۔ دُرست جواب پر (✔) کا نشان لگائیے۔

☆ آپ ﷺ نے گم راہوں کو دکھائی :

(الف) بھلائی (ب) سیدھی راہ (ج) شان (د) دولت

☆ نعت میں جھوٹا قرار دیا گیا ہے :

(الف) بُتوں کو (ب) گم راہوں کو (ج) غیروں کو (د) دُکھیاروں کو

☆ مِٹّی بن گئی سونا چاندی سے مراد ہے کہ انسان بن گیا :

(الف) زرخیز (ب) قیمتی (ج) ہیرا (د) موتی

☆ کس شہر کو آپ ﷺ کی آمد سے تمام شہروں پر برتری حاصل ہو گئی :

(الف) مکّہ (ب) ریاض (ج) مدینہ (د) نجف

☆ آپ ﷺ لوگوں کا کیا دور کرنے آئے تھے :

(الف) دُکھ درد (ب) بھوک (ج) مالی پریشانی (د) بیماری

۳۔ نعت میں بیان کی گئی تین ایسی باتیں لکھیے جن کی تلقین آپ ﷺ نے کی ہے۔

۱۔ ....

۲۔ ....

۳۔ ....

۴۔ سیدھی سچی راہ دکھانے والے.....

اس مصرعے کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے ۔

سرگرمی: نعت کے دو خوب صورت اشعار منتخب کر کے انھیں خوش خط لکھیے۔

ہدایات برائے اساتذہ

نعت کو کورس کے انداز میں پڑھوایئے ۔

غلط تلفظ کی اصلاح کیجیے نیز طلبہ سے اس نعت کا مفہوم لکھنے میں بھی مدد کیجیے۔

حضرت نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوحنیفہ کا نام نعمان بن ثابتؒ تھا۔ آپ بچپن ہی سے نہایت ذہین محنتی اور اچھی عادات کے مالک تھے' آپ کو علم حاصل کرنے کا بے حد شوق تھا۔ آپ کے والد نے علم کا شوق دیکھ کر آپ کو بڑے بڑے علماء سے تعلیم دلوائی۔ آپ کے ایک مشہور استاد کا نام حمّاد تھا۔ آپ ان کے پاس اٹھارہ سال رہے۔ امام ابوحنیفہؒ نے حضرت امام جعفر صادقؒ کی صحبت میں دو سال رہ کر فیض حاصل کیا۔ اِن کے علاوہ بھی آپ نے کئی مقامات کا سفر کر کے بڑے بڑے عالموں سے تعلیم حاصل کی۔

امام ابوحنیفہؒ قرآن و حدیث کا بہت مطالعہ کرتے تھے۔ چھوٹی سے چھوٹی سنت پر بھی بڑی توجہ سے عمل کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ آپ کی نیکی' عبادت' علم اور ذہانت کی شہرت ہر طرف پھیل گئی۔ دُور دُور سے عالم آتے اور آپؒ سے علم حاصل کرتے۔ آپ کے شاگردوں میں امام ابو یوسف اور عبداللّٰہ بن مبارک بہت مشہور ہیں۔

آپؒ قرآن مجید احادیث اور نبی پاک ﷺ کے عمل یعنی سنت سے ہر مسئلے کا حل تلاش کرتے تھے۔ آپ نے چھتیس بڑے بڑے عالموں کی ایک کمیٹی یا مجلس بنائی تھی جس میں ہر مسئلے پر کئی کئی دن تک بحث ہوتی' پھر کہیں جا کر آپ کسی مسئلے کا فیصلہ فرماتے۔ اس طرح تمام فیصلے کتاب کی صورت میں جمع کر لیے گئے۔ آپ کے فیصلوں کے اس مجموعے کو ''فقہ الاکبر'' کہتے ہیں۔ اس وقت دنیا کے بہت سے ملکوں کے لوگ اِن فیصلوں پر عمل کرتے ہیں' اس لیے آپ کو امامِ اعظم کہا جاتا ہے۔

امام ابوحنیفہؒ ایک بڑے عالم ہونے کے علاوہ ایک عبادت گزار' دیانت دار' خوش اخلاق اور سخی انسان تھے' کوفے میں آپ کا کپڑے کا کارخانہ تھا جس میں ایک خاص قسم کا ریشمی کپڑا ''خز'' تیار کیا جاتا تھا۔ آپ اس کی تجارت کرتے تھے۔ اللّٰہ نے اس میں بڑی برکت دی۔ اپنی آمدنی کا بڑا حصہ آپ خیرات کر دیا کرتے۔ آپ نے بہت سے غریب طلبہ کے وظیفے بھی مقرر کر رکھے تھے۔ تجارت میں دیانت داری کا یہ عالَم تھا کہ آپ کی دُکان پر ریشم کے چند تھان رکھے تھے' ان میں کچھ خرابی تھی۔

آپؒ نے اپنے ملازم کو ہدایت کی کہ وہ کپڑے کے اِن تھانوں کو بیچنے سے پہلے گاہک کو بتا دیں کہ ان میں یہ خرابی ہے۔ ملازم نے سب تھان بیچ ڈالے۔ وہ اُن کی خرابی بتانا بھول گیا۔ امام ابوحنیفہ کو جب اس بات کا علم ہوا تو اِس بات کا بہت افسوس کیا اور کپڑے کے تھانوں کی ساری رقم خیرات کر دی۔

امام ابوحنیفہؒ کے پڑوس میں ایک موچی رہتا تھا۔ دن بھر وہ اپنے کام میں مصروف رہتا۔ شام کو اس کے گھر میں اس کے دوست احباب جمع ہوتے وہ سب مل کر شور وغل کرتے۔ امام صاحب رات کو عبادت میں مصروف رہتے لیکن اس شور کی وجہ سے آپ کو بہت تکلیف ہوتی مگر آپ نے اپنے اس پڑوسی سے کبھی شکایت نہ کی۔

ایک رات کوکوتوال کا وہاں سے گزر ہوا تو اس نے شور سنا۔ تفتیش کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ شور موچی اور اس کے دوست مچا رہے ہیں۔ کوتوال نے موچی کو قید خانے میں ڈال دیا۔ اگلی رات جب امام ابوحنیفہؒ کو شور نہ سنائی دیا تو آپ کو فکر لاحق ہوئی، پوچھنے پر لوگوں نے بتایا کہ موچی قید خانے میں ہے۔ آپ فوراً کوفے کے گورنر کے پاس گئے اور کہا میرے ہمسائے کو کوتوال نے گرفتار کر لیا ہے، میری خواہش ہے کہ اسے رہا کر دیا جائے۔ چناں چہ اُسے رہا کر دیا گیا۔ رہائی کے بعد موچی کو معلوم ہوا کہ اس کی رہائی امام ابوحنیفہؒ کی وجہ سے عمل میں آئی ہے تو وہ بہت شرمندہ ہوا وہ امام صاحب کے پاس گیا اور معافی مانگی۔ اس واقعے کا موچی پر ایسا اثر ہوا کہ اُس نے بُرائیوں سے توبہ کر لی۔

امام اعظمؒ کو ایک اور بہت بڑا شرف حاصل تھا جو اس زمانے کے کسی عالم کو نہ تھا۔ وہ یہ کہ آپ نے ایک صحابیِ رسول ﷺ حضرت انس بن مالکؓ کی زیارت کی تھی، اس لیے آپ کو "تابعی" ہونے کا بھی اعزاز حاصل ہے۔ تابعی اُس مسلمان کو کہتے ہیں جس نے کسی صحابی سے ملاقات کی ہو۔

آپؒ کے زمانے میں بغداد کے خلیفہ منصور عباسی کی حکومت تھی۔ اس نے امام صاحب کو قاضی بنانا چاہا۔ لیکن آپ شاہی عہدے کو پسند نہیں کرتے تھے اس لیے آپ نے یہ عہدہ لینے سے انکار کر دیا۔ اس پر خلیفہ منصور ناراض ہو گیا اور قید میں ڈال دیا۔ آپ نے اسی قید خانے میں ۱۵۰ ھ میں وفات پائی اور بغداد میں دفن ہوئے۔ جس وقت ہزاروں سوگوار آپ کا جنازہ لیے جا رہے تھے، خلیفہ منصور اپنے محل سے دیکھ کر بول اٹھا:

"ملک کے اصل حاکم تو یہ تھے جو لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتے تھے۔"

اللّٰہ تعالیٰ، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے! جن کی محنت کی بدولت آج ہم قرآن وحدیث کے احکام کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں اور عمل کر سکتے ہیں۔

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) امام ابوحنیفہؒ کا اصل نام کیا تھا؟
(ب) قید میں آپؒ سے کس نے علم حاصل کیا؟
(ج) آپؒ کو خلیفہ منصور نے جیل میں کیوں ڈالا؟
(د) آپؒ نے قاضی بننے سے کیوں انکار کیا؟؟
(ہ) امام ابوحنیفہؒ کو تابعی کیوں کہتے ہیں؟

۲۔ دُرست جواب پر (✔) کا نشان لگائیے۔

(الف) آپؒ درس میں شریک ہوتے تھے۔
(الف) حماد کے (ب) رئیس کے (ج) منصور کے (د) عمر کے

(ب) آپؒ کی کنیت تھی۔
(الف) ابو حنیفہؒ (ب) امام اعظم (ج) امام اصغر (د) امام فقہ

(ج) آپ نے بڑے عالمون کی کمیٹی بنائی۔
(الف) ۳۵ (ب) ۳۶ (ج) ۳۷ (د) ۳۸

(د) آپؒ سے سوال جواب کرنے والا خلیفہ تھا:
(الف) ہارون رشید (ب) یوسف (ج) پرویز (د) منصور

(ہ) منصور نے آپؒ کو بھجوا دیا۔
(الف) قید خانے (ب) مدرسے (ج) اگلے شہر (د) محل میں

۳۔ خالی جگہوں کو دُرست لفظ سے پر کیجیے۔

(الف) آپؒ کے فیصلوں کے مجموعے کو........کہتے ہیں۔

(ب) آپؒ کے استاد........تھے۔

(ج) آپؒ نے حضرت..............کی زیارت کی تھی۔

(د) آپؒ لوگوں میں............اور......تقسیم کرتے تھے۔

سر گرمی: امام اعظم ابو حنیفہؒ کے علاوہ ۱۳ اور امام بے حد مشہور ہیں۔ اپنے والدین سے دیگر نام معلوم کر کے چاروں اماموں کے نام خوش خط اور ترتیب وار تحریر کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

طلبہ کو اسلامی شعائر سے متعلق آگاہی دیتے ہوئے بتایئے کہ آئمہ کرام نے کس طرح دین کو سمجھنے میں ہماری معاونت کی ہے۔

مقاصدِ تعلّم

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ نئے الفاظ کے معانی اور جملوں میں استعمال سیکھیں گے۔
۲۔ سبق سے متعلق سوالات کے جوابات دیں گے۔
۳۔ سبق کی اہم باتیں اپنے الفاظ میں بیان کریں گے۔

پَرچم کسی بھی مُلک کی اِہم شناخت ہوتا ہے۔ ہر مُہذَّب معاشرے میں قومی پرچم اور قومی ترانے کو بڑی اہمیت حاصِل ہوتی ہے۔ ہر اچھا شہری اِس بات سے واقِف ہوتا ہے کہ اپنے وطن کے پرچم اور اِس کا احترام اُس پر کس قدر لازِم ہے۔

ہمارا پیارا وطن پاکستان ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو قائدِ اعظم مُحمَّد علی جناح کی کوشش اور اللّٰہ کے فضل و کرم سے دُنیا کے نقشے پر اُبھرا۔ جب کوئی نیا ملک وجود میں آتا ہے تو اُس کی علیحدہ شناخت کے لیے اُس کا اپنا

ترانہ، قومی پرچم، قومی لِباس، قومی کھیل، قومی پھول اور دیگر اشیاء مختص کی جاتی ہیں۔

پاکستان کے قومی پرچم کی تیاری کے لیے بھی خصوصی اہتمام کیا گیا۔ اس سلسلے میں مختلف افراد کو پرچم کے ڈیزائن کی تیاری کا کام دیا گیا۔ پاکستان کی پہلی دَستور ساز اسمبلی کے اِجلاس میں وزیرِ اعظم لیاقت علی خان نے پرچم کے دو الگ نمونے پیش کیے جِن میں سے ایک قائدِ اعظمؒ نے منتخب کیا۔ قومی پرچم کا یہ نمونہ ماسٹر الطاف حسین نے سِیا تھا۔

ہمارا قومی پرچم گہرے سبز رنگ کا ہے۔ اِس پر ایک سفید عمودی پٹی اور درمیان میں ایک ہِلال ہے جِس کے اوپر پانچ کونوں والا سِتارہ بنا ہوا ہے۔ پَرچم کا سبز رَنگ شادابی کے طور پر ہے جِس سے مُراد مُسلم اکثریت، جب کہ سفید حصّہ اَمن اور خُوش حالی کی علامت کے طور پر اقلیت کی نمائندگی ظاہر کرتا ہے۔

ہلال بُلندی اور عظمت کا نشان ہے اور پانچ کونوں والا سِتارہ روشنی اور عِلم کو ظاہر کرتا ہے۔ پرچم کی لمبائی اور چوڑائی کا تناسُب 2X3 ہے۔ سفید پٹی کی چوڑائی پرچم کی لمبائی کے ایک چوتھائی برابر ہے۔

کپڑے کا کوئی ٹکڑا چاہے کسی بھی رنگ کا ہو، اگر دُنیا کی کسی قوم سے منسوب ہو کر جھنڈے کی صورت اختیار کر جاتا ہے، تو وہ تاریخی اہمیت کا حامل ہو جاتا ہے۔ یہ پرچم اُس قوم کی آزادی، خودمختاری اور عزّت و وقار کی علامت بن جاتا ہے۔

قومی پرچم ہمیشہ سیدھا اور سربُلند ہونا چاہیے۔ کسی بھی وجہ سے اس کا جُھکا ہونا اس کی بے حُرمتی ہے۔ یہ یاد رہے کہ کسی دوسرے ملک کے پرچم کے ساتھ اپنا قومی پرچم لہرانا ہو تو اُسے ہمیشہ دائیں طرف لگایا جائے گا۔ اگر پرچموں کی تعداد زیادہ ہو تو ہمارا پرچم درمیان میں ہوگا اور کوئی بھی پرچم کسی بھی موقع پر ہمارے پرچم سے اُونچا اور نمایاں نہیں لگایا جا سکے گا۔ جب قومی پرچم لہرایا یا اُتارا جا رہا ہو تو اَدب سے کھڑے ہو کر اس کی تعظیم کی جانی چاہیے۔

قومی پرچم مذہبی اور قومی تقاریب مثلاً یومِ آزادی، یومِ پاکستان، یومِ وَلادتِ قائدِ اعظم پر لہرایا جاتا ہے۔ اہم شخصیات کی وفات پر اس پرچم کو سَر نِگوں کیا جاتا ہے۔ وطن کی خاطِر جان دینے والے شہداء اور دیگر نمایاں شخصیات کو قومی پرچم میں لپیٹ کر دفن کیا جاتا ہے۔

کئی سال سے پاکستان کی آزادی کا دِن شایانِ شان طریقے سے منایا جاتا ہے، یہ ایک اچھی روایت ہے۔ بڑوں کے ساتھ ساتھ بچے بھی اس تہوار میں ذوق وشوق سے حصہ لیتے ہیں۔ قومی نغمے گاتے ہیں، اسکولوں میں منعقدہ پروگراموں میں شرکت کرتے ہیں اور گھروں پر جھنڈیاں لگانے کا اِہتمام کرتے ہیں۔ یہ سب زندہ قوم کی نشانی ہے۔ بچوں کو یہ خیال ضرور رکھنا چاہیے کہ کسی طور پرچم کا تقدّس متاثر نہ ہو۔ آزادی کا دِن منانے کے بعد وہ جھنڈیوں کو مناسب انداز سے اُتار کر محفوظ کرنا بھول جاتے ہیں جس کے باعث اکثر یہ ہوا میں لہرا کر اِدھر اُدھر بِکھر جاتی ہیں جو کسی بھی طور دُرست نہیں۔

☆☆☆☆☆

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) پاکستان کب آزاد ہوا تھا؟

(ب) قومی پرچم کی منظوری کب دی گئی؟

(ج) اجلاس میں پرچم کے کتنے نمونے رکھے گئے؟

(د) یہ نمونے کس شخصیت نے پیش کیے؟

(ہ) قومی پرچم کا نمونہ کس نے تیار کیا تھا؟

(و) جھنڈیاں لہرانے کے بعد اُن کا کیا کرنا چاہیے؟

۲۔ دُرست جواب پر (✔) کا نشان لگائیے۔

(الف) پرچم میں سفید حصّہ علامت ہے۔

صوبوں کی　　جنگ کی　　اقلیت کی　　اکثریت کی

(ب) پرچم کا عرض ہے۔

چوکور　　مستطیل　　تکونا　　مربع

(ج) پرچم کا ڈیزائن تیار کرنے والے ہیں:

صادقین　　ایم اے چھاگلہ　　ایوب مرچنٹ　　ماسٹر الطاف حسین

(د) ستارے کے کونے ہیں :

پانچ　　سات　　دس　　تین

(ہ) پرچم کا سبز رنگ ظاہر کرتا ہے مسلمانوں کی :

شجاعت　　اہمیت　　اکثریت　　حیثیت

۳۔ خالی جگہوں کو دُرست لفظ سے پر کیجیے۔

(الف) کپڑے کا کوئی ٹکڑا کسی بھی..........کا ہو۔

کمپنی قیمت رَنگ قِسم

(ب) قومی پرچم ہمیشہ..................اور سربُلند ہونا چاہیے۔

اونچا سیدھا سامنے کھرا

(ج) پَرچم کسی بھی مُلک کی اہم..........ہوتا ہے۔

دستاویز ضرورت شناخت دولت

(د) ....اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کی پہلی دَستور ساز اسمبلی کا اجلاس ہوا۔

۱۱ ۱۳ ۱۴ ۲۳

(ھ) پانچ کونوں والا سِتارہ...........اور عِلم کو ظاہر کرتا ہے۔

نماز کتاب چاند روشنی

۴۔ کوئی جملہ بناتے وقت پہلے فاعل، اس کے بعد مفعول اور اس کے بعد فعل لایا جاتا ہے۔ جیسے ندیم (فاعل) نے زاہد (مفعول) کو گرایا۔ (فعل)

''نے'' فاعل کی علامت اور ''کو'' مفعول کی علامت ہے۔ آپ بھی ایسے پانچ جملے استعمال کیجیے جس میں نے اور کو کا استعمال ہو۔

سرگرمی: مختلف ممالک کے پرچموں کے اسٹیکر جمع کر کے ایک چارٹ مرتب کریں اور اپنے ہاتھ سے پرچم کے نیچے اس ملک کا نام لکھیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

قومی پرچم کی اہمیت بتائیے۔ نیز یہ بتائیے کہ قوموں کی زندگی میں پرچم کو کس قدر مقدم سمجھا گیا کہ اس کے لیے جانیں تک قربان کر دی گئیں۔

حاصلاتِ تعلّم

اس نظم کی تدریس کے بعد طَلَبہ:

۱۔ نظم کو لے اور آہنگ سے پڑھیں گے۔
۲۔ تمنائی اور شکی موضوعات پر جملے بنائیں گے۔
۳۔ نظم کے اثرات بیان کریں گے۔
۴۔ عربی طریقے پر لفظوں کی جمع لکھیں گے۔

مُجھے ہے کِتابوں سے اُلفت بڑی
اِنھیں پڑھ کے مِلتی ہے راحت بڑی

ہمیں سیدھا رستا دِکھاتی ہیں یہ
بڑی پیاری باتیں سِکھاتی ہیں یہ

اگر کوئی اِن کو پڑھے چاہ سے
تو یہ روک لیں گی بُری راہ سے

چراغِ ذہانت جَلاتی ہیں یہ
جہالت کی ظُلمت مِٹاتی ہیں یہ

جو اپنائے اِن کو وہ انسان ہے
جو ٹھکرائے اِن کو وہ حیوان ہے

(نصیر شیدآئی)

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) کیا چیز ہمارا علم بڑھاتی ہے؟

(ب) کتابوں کو کس طرح رکھنا چاہیے؟

(ج) کتابیں ہمیں کیا سکھاتی ہیں؟

(د) علم حاصل نہ کرنے والا کیا کہلاتا ہے؟

(ہ) کتابیں کیا چیز مِٹاتی ہیں؟

۲۔ خالی جگہوں کو دُرست لفظ سے پر کیجیے۔

(الف) کتابوں کو جو اپنائے وہ.........ہے۔

(ب) کتاب، جہالت کا ....مٹاتی ہے۔

(ج) کتاب چراغ ذہانت.........ہے۔

(د) اِنھیں پڑھ کر.........ملتی ہے۔

(ہ) کتابیں روکتی ہیں........بُری راہ سے۔

۳۔ نیچے دیے ہوئے لفظوں کی جمع لکھیے۔

مسجد

ضرورت

فن

علم

کتاب

۴۔ سادہ جملوں کو تمنائی جملوں میں تبدیل کیجیے۔

جیسے میں محنت کرتا ہوں۔ کاش! میں محنت کرتا۔

تم اسکول جاتی ہو۔	ہم شوق سے پڑھتے ہیں۔	وہ اچھا کھیلتا ہے۔	وہ بڑوں کا کہنا مانتا ہے۔

۵۔ سادہ جملوں کو شکی جملوں میں تبدیل کیجیے۔

جیسے وہ باغ میں گیا۔ وہ باغ میں گیا ہوگا۔

انھوں نے کھانا کھایا۔	بچّے میچ جیت گئے۔	امّی جاگ رہی ہیں۔	اس نے نظم یاد کر لی۔

سرگرمی: کتاب کی اہمیت پر بچوں کے درمیان ایک تقریری مقابلہ کرائیے۔ طلبہ اُن کتابوں کے نام بتائیں جو کورس سے ہٹ کر انھوں نے پڑھی ہوں۔

ہدایات برائے اساتذہ

کتاب کی اہمیت سے متعلق طالب علموں کو آگاہی دیجیے۔
یہ بتائیے کہ علم کے فروغ کے لیے اپنے تجربات کو قلم بند کرنا کیوں ضروری ہوتا ہے۔

پانی، قدرت کی بیش بہا نعمتوں میں سے ایک ہے۔ زندگی کی بقاء کے لیے پانی کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا ہے۔ شعبہ زراعت کا ہو یا گھریلو معاملات، کوئی بھی کام ایسا نہیں جس کی تکمیل پانی کے بغیر ہو سکے۔ ہمیں سمندروں اور دریاؤں کے ذریعے پانی استعمال کرنے کے

لیے ملتا ہے۔ یہ اَن مول نعمت اللّٰہ تعالیٰ نے ہمیں بن مول عطا فرمائی ہے۔

انسانی جسم میں ستر فی صد سے زائد پانی موجود ہوتا ہے۔ اس میں ہونے والی کمی کو پورا کرنے کے لیے ہر انسان کو پانی کی ضرورت رہتی ہے۔ یہ کہنا غلط نہیں کہ اگر دُنیا میں پانی نہ ہو تو حیات نہ ہو۔

پانی، فیکٹریوں، صنعتوں یا دیگر اداروں میں صفائی کے کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے تو اِس میں مختلف قسم کے کیمیائی مرکبات اور زہریلے مادے اس کے ساتھ خارج ہوتے ہیں جو مختلف راستوں سے ہو کر ندی، نالوں کے بہتے پانی میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اِس طرح یہ پانی اِنسانی صحّت کے لیے مضر ہو جاتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق خراب پانی کے استعمال سے کافی بیماریاں پھیل رہی ہیں۔

پینے کا صاف پانی ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔ پوری دُنیا میں عالمی سطح پر صاف پانی کی فراہمی پر زور دیا جا رہا ہے۔ ہمارے ملک میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے کافی مسائل پیدا ہو چکے ہیں، اِن سے نمٹنا بے حد اہم کام ہے۔ صحت مند رہنے کے لیے صاف پانی خرید کر پینا بھی اب معمول کا حصہ ہے مگر ایسا کرنا پاکستان جیسے غریب ملک کے ہر شہری کے لیے کسی طور ممکن نہیں۔

پانی کی کمی کے باوجود شہری اپنے فرض سے غافل ہیں۔ لوگ پانی کو بے مقصد بہا کر ضایع کرتے ہیں۔ گلیوں میں جمع ہو جانے والا پانی، مکھیوں اور مچھروں کی افزائش کا سبب بنتا ہے۔ موجودہ حالات میں خراب پانی کے باعث ملیریا بُخار، کانگو، ہیپاٹائٹس اور پیٹ کے مختلف امراض کا شکار ہونے والے افراد کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔

اِس سلسلے میں وَسیع طور پر ایسے اقدامات کی ضرورت ہے کہ پاکستان کے شہریوں کو یہ عظیم نعمت پانی، صاف مل سکے۔ اس طرح بیماریوں کا خاتمہ ممکن ہوگا۔ صاف پانی کی نعمت کے ساتھ ہم ایک صحّت مَند پاکستان کی تعمیر کر سکیں گے۔

☆☆☆☆☆

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) زندگی کی بقا کے لیے کیا چیز ضروری ہے؟

(ب) پیٹ کی بیماریاں پھیلنے کی بڑی وجہ کیا ہے؟

(ج) صاف پانی کے لیے امیر گھرانوں کے لوگ کیا کرتے ہیں؟

(د) صنعتوں سے بہنے والا خراب پانی کہاں جا کر گرتا ہے؟

(ہ) اِس اَن مول نعمت کو لوگ کس طرح ضایع کرتے ہیں؟

۲۔ دُرست جواب پر (✔) کا نشان لگایئے۔

(الف) خراب پانی سے جسم کا حصہ زیادہ متاثر ہوتا ہے۔

(الف) پیٹ (ب) ہڈیاں (ج) دماغ (د) پاؤں

(ب) انسانی صحت دوچار ہے۔

(الف) غربت سے (ب) خوف سے (ج) خطرات سے (د) مسائل سے

(ج) بیماری سے بچنے کے لیے پانی پینا چاہیے۔

(الف) چھان کر (ب) ڈھانپ کر (ج) اُبال کر (د) جما کر

(د) اللّٰہ نے ہر چیز پیدا کی۔

(الف) مٹی سے (ب) ہوا سے (ج) روشنی سے (د) پانی سے

(ہ) انسانی جسم میں پانی ہوتا ہے۔

(الف) ستر فی صد (ب) پچاس فی صد (ج) نوے فی صد (د) دس فی صد

۳۔ خالی جگہوں کو دُرست لفظ سے پر کیجیے۔

(الف) پانی کی ان مول نعمت اللّٰہ نے ہمیں ....عطا فرمائی ہے۔

(ب) بوتلوں کے ذریعے ....کی خریداری اب معمول بن چکی ہے۔

(ج) بیماریوں کا خاتمہ ممکن بنا کر ہم ایک ....معاشرہ تعمیر کر سکیں گے۔

(د) خراب پانی سے ....جنم لیتی ہیں۔

(ہ) ہم ....کر کے پانی کو ضایع ہونے سے بچا سکتے ہیں۔

۴۔ پانی کی اہمیت پر دس جملے لکھیے۔

سر گرمی: طلبہ کے درمیان ایک بحث کرائیے جس میں ایک گروپ پانی کو اہم قرار دے جب کہ دوسرا اس کو غیر اہم گردانے۔

ہدایات برائے اساتذہ

طلبہ کو باور کرایا جائے کہ پانی انسان کے لیے کس قدر اہم ہے۔ اس لیے اس کو ضایع کرنے سے گریز کیا جائے۔

سچّی توبہ

اس سبق کی تدریس کے بعد طَلَبہ:

۱۔ مکالمے سے لطف اندوز ہوں گے۔
۲۔ شرارت کے موضوع پر دس جملے لکھیں گے۔
۳۔ نئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں گے۔
۴۔ اچھی عادتیں اختیار کریں گے۔

ماجد: بھائی احمد! تم کہاں جا رہے ہو؟

احمد: یار! امّی نے گھر کا سامان منگوایا ہے، وہ لینے جا رہا ہوں۔

ماجد: تمھیں یاد ہے کل شب برات ہے، تم نے پٹاخے وغیرہ خریدے؟

احمد: نہیں...... فی الحال تو نہیں خریدے، ارادہ ہے، شام کو خریدوں گا۔

ماجد: میں بھی شام کو ہی خریدوں گا۔ کیا خیال ہے، ساتھ ہی نہ چلیں۔

احمد: یہ تو بہت اچھا رہے گا۔

ماجد: تو پھر تم شام پانچ بجے مجھے یہیں ملنا۔ ہم دونوں یہاں سے اِکٹھّے پٹاخے خریدنے چلیں گے۔

احمد: ٹھیک ہے، اب میں چلتا ہوں۔ امی سودے کے لیے انتظار کر رہی ہوں گی۔

(احمد گھر میں بیٹھا وقت گزرنے کا انتظار کر رہا ہے۔ اس کی نظر دیوار پر لگی گھڑی پر پڑی۔ اب پانچ بجنے والے تھے۔ احمد نے پیسے لیے اور مقررہ جگہ پر پہنچ گیا۔ ماجد اس کا انتظار کر رہا تھا۔)

ماجد: آ گئے جناب! تھوڑی سی دیر اور کر لیتے۔

احمد: غصہ چھوڑو یار! آؤ، پٹاخے لینے چلیں۔

(پھر دونوں نے جا کر بہت سارے بم اور پٹاخے خریدے اور گھر آ گئے۔)

ماجد: یار! مزا تو تب آئے گا جب ہم ان بموں کو چُھپ کر پھاڑیں۔

احمد: کیا مطلب! میں سمجھا نہیں۔

ماجد: ارے یار! تم بھی بُدّھو ہو۔ ابھی تک تو ہم سڑک پر سب کے سامنے یہ حرکت کر رہے ہیں۔

احمد: تو پھر تمھارا کیا مطلب ہے، کیا کریں؟

ماجد: اب ہم چھت پر چلتے ہیں اور وہاں سے گزرنے والوں پر پٹاخہ بم جلا کر پھینکیں گے۔

احمد: نہیں بھئی! یہ تو بڑی غلط حرکت ہو جائے گی۔

ماجد: تم آؤ تو سہی۔ بڑا مزا آئے گا۔

احمد: نہیں نہیں! کسی نے دیکھ لیا تو؟

ماجد: ارے تم بزدل کے بزدل ہی رہنا۔ کوئی نہیں دیکھتا۔ آؤ!

(اُس نے اس کا ہاتھ کھینچا اور چھت پر لے گیا۔ وہ دونوں وہاں سے چھپ کر لوگوں پر پٹاخے اُچھالنے لگے، کسی کے پاؤں کے پاس پٹاخہ بم پھٹتا اور کسی کے پیچھے۔ جب لوگ اُچھلتے یا چلّاتے تو اُن کو بڑا مزا آتا۔ وہ اندھیرے میں تھے۔ کوئی اُنھیں دیکھ نہیں پا رہا تھا۔ اس دوران کسی نے عمارت میں داخل ہونے کی کوشش کی تو انھوں نے جلدی سے ایک پٹاخہ بم اُچھال دیا اور خود نیچے بیٹھ گئے۔ زوردار چیخ کے ساتھ آواز آئی۔)

آواز: مر گیا، بچاؤ، میرے کپڑے.....

(آواز کچھ جانی پہچانی تھی۔ شاید ابّو!.... ماجد اس سے زیادہ کچھ نہ سوچ سکا اور نیچے کی طرف بھاگا۔ اُن کے پھینکے ہوئے پٹاخہ بم نے اُس کے ابّو کو بُری طرح جُھلسا دیا تھا۔ اُنھیں زخمی حالت میں اسپتال لے جایا گیا۔)

احمد: دیکھ لیا تم نے اپنی حرکت کا انجام!

ماجد: یار! مجھے پتہ نہ تھا کہ ایسا بھی ہو جائے گا۔

احمد: اب اپنے ابّو سے معافی کیسے مانگو گے۔

ماجد: ہاں بھائی! مجھ سے بہت بڑی بھول ہو گئی ہے۔ اب میں ہر سزا کے لیے تیار ہوں۔ میں اپنے ابّو سے گڑگڑا کر معافی مانگوں گا۔ میں اُن لوگوں سے بھی معافی مانگوں گا جن کو میری حرکتوں کی وجہ سے تکلیف پہنچی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ بھی مجھے معاف کر دے گا۔

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) ماجد کہاں جا رہا تھا؟

(ب) اُس کے دوست نے اسے کیا مشورہ دیا؟

(ج) ماجد نے احمد کو کیا جواب دیا؟

(د) امی کس کا انتظار کر رہی تھیں؟

(ھ) کیا انھوں نے شرارت کی؟

(و) اُس شرارت کا کیا نتیجہ نکلا؟

۲۔ دُرست جواب پر (✔) کا نشان لگایئے۔

(الف) وہ کس چیز سے کھیلنا چاہتے تھے؟

گیند ہاکی بم سائیکل

(ب) ماجد کیسا لڑکا تھا؟

اچھا شرارتی گندا نیک

(ج) اس کی والدہ نے اس سے کیا منگوایا تھا؟

گوشت سبزی سودا کھانا

(د) کون سا تہوار ہونے والا تھا؟

عید بقرعید شب قدر شب برات

(ہ) شرارت میں کون زخمی ہوا؟

والدہ والد پڑوسی ڈاکٹر

۳۔ دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

الفاظ	جُملے
پٹاخہ	
شام	
سامان	
اسپتال	
زخمی	
بُزدل	
حرکت	

۴۔ شرارت کے موضوع پر دو دوستوں کے درمیان مکالمہ لکھیے۔

سرگرمی: طلبہ مختلف رسائل سے سبق آموز کہانیاں تلاش کر کے لائیں اور کمرۂ جماعت میں سنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

طلبہ کو مشقت اور تعمیری کاموں کی سمجھ دیجیے۔ انھیں بتائیے کس طرح وہ اچھے کام کر کے معاشرے کا فعال رُکن بن سکتے ہیں۔

حق اور فرض

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ نئے لفظوں سے جملے بنائیں گے۔

۲۔ حق اور فرض شناخت کریں گے۔

۳۔ اچھے شہری کے اوصاف جانیں گے۔
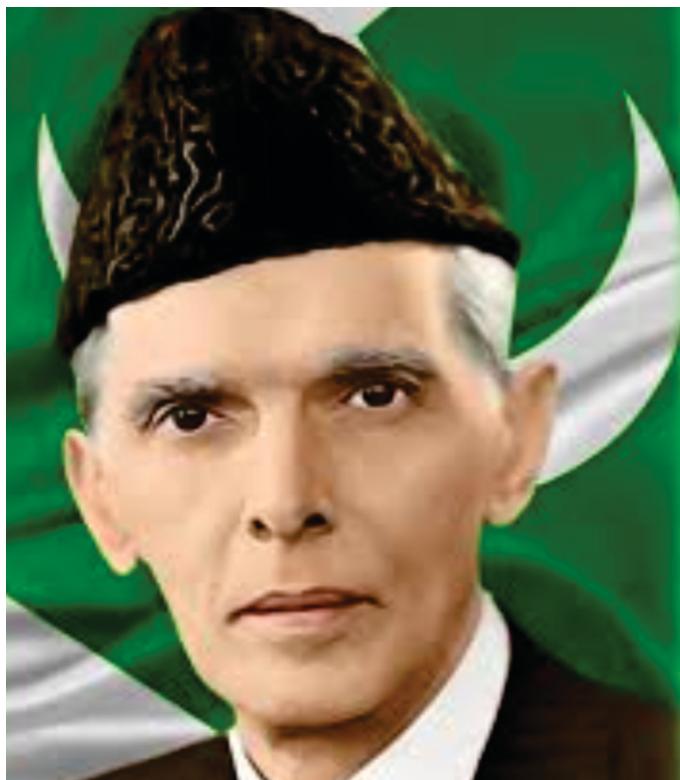
بچّو ! ہم پاکستان میں بستے ہیں اس لیے ہم پاکستانی شہری ہیں۔ایک اچھے معاشرے میں شہریوں کو کئی حقوق حاصل ہوتے ہیں، وہیں شہری ہونے کی حیثیت سے ہم پر کئی فرائض بھی عائد ہوتے ہیں جنھیں نبھانا لازمی ہوتا ہے۔اچھا شہری بننے کے لیے ضروری ہے کہ اپنے شہر کے اچھے کاموں میں مددگار ثابت ہوں۔شہر کو گندگی سے محفوظ رکھیں، گاڑی چلائیں تو ہارن کا بے وجہ استعمال نہ کریں۔ اگر راستے میں ایمبولینس کی آواز سنیں یا آگ بُجھانے والی گاڑی ہمارے سامنے سے گزرے تو اُس کو فوری راستا دیں۔سڑک پر جگہ جگہ کچرا نہ پھینکیں۔اپنی گاڑیوں کو اس طرح نہ کھڑی کریں کہ کسی اور کو چلنے پھرنے میں دُشواری ہو۔

گلی، محلّوں کی صفائی کا بھی خیال کر کے ذمّے دار شہری ہونے کا ثبوت دیں۔معاشرے میں کوئی غلط کام ہوتا دیکھیں تو اپنے ابو کو بتائیں کہ وہ اس کی رِپورٹ متعلقہ اِداروں کو کریں۔جگہ جگہ تھوکنا اور خاص طور پر پان تھوکنا کسی بھی طور اچھے شہری کو زیب نہیں دیتا۔

ہر معاشرہ اچھے شہری کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اُسے بُنیادی شہری حقوق بھی دیتا ہے۔ اچھے شہری کو پیش آنے والی مشکلات کے خاتمے کے لیے ہر ملک کا قانون اُس کا ساتھ دیتا ہے۔ جائز مشکل کے حل کے لیے شہری کو کئی حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ جائز حق کے لیے ڈٹے رہنا کوئی بُری بات نہیں۔

اچھے شہری کی نسبت سے آپ کو ایک واقعہ سُناتے ہیں، جس سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ شہری کوئی بھی ہو، سب کے فرائض ایک سے ہوتے ہیں۔

گاڑی کراچی کے علاقے ملیر کی طرف جا رہی تھی۔ راستے میں ریلوے پھاٹک بند تھا۔ گاڑی میں سوار ایک افسر اُترا۔ وہ رُعب دار انداز سے پھاٹک والے کے پاس گیا۔ اُس نے پوچھا۔

''کیا ریل گاڑی آنے میں کچھ دیر ہے؟''

اس کے جواب میں پھاٹک والے نے 'ہاں' کے لیے سر سے اِشارہ کیا۔ اِس پر افسر نے کہا۔

''گاڑی آنے میں دیر ہے تو پھاٹک کھول دو۔ کار میں ملک کے اہم رہنما موجود ہیں۔''

پھاٹک والے نے رُعب میں آ کر فوراً پھاٹک کھول دیا۔ گاڑی میں موجود اہم شخصیت نے یہ منظر دیکھ کر اپنے ڈرائیور کو گاڑی آگے بڑھانے سے روک دیا۔ اہم شخصیت نے اپنے اہل کار کو بُلا کر حُکم دیا۔

''پھاٹک بند کرا دو۔''

اُن کے اس جملے پر افسر سوچ میں پڑ گیا۔ اپنی عقل کے مُطابق اُس نے اچھا کام کیا تھا۔ اس سے قبل کہ وہ کوئی سوال کرتا۔ اُس شخصیت نے سنجیدگی سے کہا۔

''اگر اپنے دیے گئے احکامات اور ہدایات پر میں خود عمل نہیں کروں گا تو دوسروں سے قانون کے احترام کی توقع کیسے کروں گا۔''

بچّو! یہ شخصیت کوئی اور نہیں، ہم سب کے لیے پاکستان بنانے والے قائدِاعظم محمد علی جناح کی تھی۔ اس واقعہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ شہری کسی بھی حیثیت اور مرتبے کا ہو، قانون کا احترام اُس پر لازم ہے۔ جب بڑے لوگ اچھے شہری ہونے کا ثبوت دیں گے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ عام شہری بھی اپنی ذمے داریاں پوری نہ کریں۔

☆☆☆☆☆

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) اچھا شہری بننے کے لیے کیا ضروری ہے؟

(ب) ہم اپنے شہر کے کس طرح کام آسکتے ہیں؟

(ج) افسر نے پھاٹک والے سے کیا کہا؟

(د) جواب میں پھاٹک والے نے کیا کیا؟

(ھ) لیڈر نے غصہ کیوں کیا؟

(و) قانون کا احترام کس طرح کرنا چاہیے؟

۲۔ دُرست جواب پر (✔) کا نشان لگائیے۔

(الف) قائداعظم نے حکم دیا۔

(الف) کار چلانے کا (ب) دروازہ کھولنے کا (ج) پھاٹک بند کرنے کا (د) وہاں سے جانے کا

(ب) سڑک پر نہیں پھیلانا چاہیے۔

(الف) گندگی (ب) بُرائی (ج) افواہ (د) چادر

(ج) پان تھوکنا اچھے شہری کو نہیں دیتا۔

(الف) صلہ (ب) بُرائی (ج) عیب (د) زیب

(د) قائداعظم تھے۔

(الف) اصول پسند (ب) جج (ج) صلح پسند (د) مفکر پاکستان

(ھ) پھاٹک والے نے دروازہ کھولا۔

(الف) ڈر کر (ب) اکڑ کر (ج) سہم کر (د) پِٹ کر

۳۔ خالی جگہوں کو دُرست لفظ سے پر کیجیے۔

(الف) گاڑی آنے میں دیر ہے تو..........کھول دو۔
(ب) کار میں ملک کے اہم..........موجود ہیں۔
(ج) ہم سب کے لیے پاکستان بنانے والے.............تھے۔
(د) قانون کا احترام سب پر........ہے۔
(ہ) اپنی گاڑی اس طرح پارک نہ کریں کہ کسی کو...........ہو۔

۴۔ خالی جگہوں کو نے۔کو۔پر۔تک لگا کر مکمل کیجیے۔

(الف) قائداعظم ....افسر...........حکم دیا۔
(ب) اُنھوں...........اپنے ڈرائیور...........روک دیا
(ج) کتاب میز...........ہے۔
(د) وہ اب..........نہیں پہنچا۔

۵۔ دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

اہل کار شخصیت شہری فرائض حقوق

۶۔ کالم الف کے لفظوں کو کالم ب کے نامکمل جملوں سے ملائیے۔

الف	ب
حق	ذمے دار ہوتا ہے۔
فرض	سب کے لیے برابر ہوتا ہے۔
شہری	حاصل ہوتا ہے۔
مشکل	ادا کیا جاتا ہے۔
قانون	حل کی جاتی ہے۔

سرگرمی: قائدِاعظم کی مثالی اصول پسندی کے دیگر واقعات تلاش کر کے لائیں اور کمرۂ جماعت میں سنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

طلبہ کو راہ نمائی دی جائے کہ زندگی میں ترتیب اور درست انداز میں کیے گئے کام کی ہر سطح پر پذیرائی کی جاتی ہے اور ایسے لوگ کام یاب بھی ہوتے ہیں۔

ہمارا وطن

حاصلاتِ تعلّم

اس نظم کی تدریس کے بعد طلَبہ:

۱۔ نظم کو ترنّم سے پڑھیں گے۔

۲۔ نظم کو دُرست تلفظ اور تحت اللفظ سے پڑھیں گے۔

۳۔ نظم کے مفہوم کو اپنے الفاظ میں ادا کریں گے۔

۴۔ وطن سے محبت کا اظہار کریں گے۔

وطن کی زمیں دِل نشیں دِل نشیں
ہمارے وَطن جیسا کوئی نہیں

چمن سارے اِس کے ہیں پُھولوں بھرے
ہیں میدان سبزے سے سارے ہرے

یہ باغوں کے منظر مہکتے رہیں
خوشی سے پرندے چہکتے رہیں

ہمَیں اِس کی خاطِر جییں اور مَریں
محبّت سے مِل جُل کے اِس میں رہیں

وطن پاک ہے یہ سلامت رہے
وطن کی جہاں بھر میں عِزّت رہے

یہاں بول بالا ہو اِسلام کا
خُداوندِ عالَم کے اِحکام کا

(ضیاءالحسن ضیاؔ)

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) ہم جہاں بستے ہیں، اُس کو کیا کہتے ہیں؟
(ب) وطن کی زمین کیسی ہے؟
(ج) شاعر نے نظم میں کس کی خاطر جینے اور مرنے کا ذکر کیا ہے؟
(د) وطن کس کی دی ہوئی نعمت ہے؟
(ہ) ہمیں زمین پر کس طرح رہنا چاہیے؟

۲۔ دُرست جواب پر (✔) کا نشان لگائیے۔

☆ ہمیں وطن کے لیے ....ہے۔
(الف) باہر جانا
(ب) جینا مرنا
(ج) کمانا

☆ ہمارا وطن پاک ....
(الف) سلامت رہے
(ب) اونچا رہے
(ج) تابندہ رہے

☆ ....منظر مہکتے رہیں۔
(الف) پھولوں کے
(ب) باغوں کے
(ج) گھروں کے

۳ ۔ باغ، وطن، خوش بُو، سبزہ اور خوشی کو شاعر نے وطن سے نسبت دی ہے۔ آپ ان سب کو ملا کر ایک پیرا گراف لکھیے ۔

۴۔ خالی جگہوں کو درست الفاظ سے پُر کیجیے۔

(ا) ہیں.................... سبزے سے سارے ہرے

(ب) خوشی سے.................... چہکتے رہیں

(ج) یہاں بول بال ہو.................... کا

(د) وطن پاک ہے یہ.................... رہے

(ہ) چمن سارے اس کے ہیں........... بھرے

۵۔ درج ذیل الفاظ کے ہم آواز الفاظ نظم سے تلاش کر کے لکھیے ۔

مہکتے	....
بھرے	....
اِسلام	....
مریں	....

سرگرمی: ہمارا وطن نظم کے مطابق ایک ٹیبلو ترتیب دیں اور قومی دن پر اسے پیش کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

نظم کو مثالی انداز میں پڑھیے اور بچّوں سے پڑھوائیے۔

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ نئے الفاظ کے معنی سیکھیں گے۔

۲۔ نئے الفاظ کے جملے بنانا سیکھیں گے۔

۳۔ اسلامی شعائر کے بارے میں جانیں گے۔

خلیفۂ وقت نے ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھ طے کیا کہ ایک تجارتی قافلہ باہر سے آکر مضافاتِ مدینہ میں قیام پذیر ہوا ہے۔ آج رات اس کی پہرہ داری ہم دونوں کرتے ہیں۔ دونوں بزرگ رات بھر جاگتے رہے۔ دورانِ شب ایک بچے کے رونے کی آواز آئی۔ خلیفہء وقت نے متعلقہ خیمہ میں جا کر بچے کی ماں سے کہا۔

’’ تو کیسی ماں ہے کہ بچے کو چین سے سونے نہیں دیتی۔‘‘

’’میں اس کا دودھ چھڑانا چاہتی ہوں مگر یہ باز نہیں آتا۔‘‘ عورت نے جواب دیا۔

فرمایا۔’’اس کی عمر کتنی ہے؟‘‘

جواب دیا۔’’چند مہینے کا ہے۔‘‘

سوال کیا گیا۔’’پھر ابھی جلدی کیوں کرتی ہو؟‘‘

اس پر عورت نے جواب دیا۔’’خلیفہ بچے کا وظیفہ بیت المال سے اُس وقت مقرر کرتے ہیں جب وہ دودھ چھوڑ چکا ہو۔ اس لیے میں اس کا دودھ چھڑا رہی ہوں۔‘‘

اس پر آپؓ نے فرمایا۔’’اچھا! ابھی جلدی نہ کر۔‘‘

پھر آپؓ نے فجر کی نماز ادا کی اور واپس گھر تشریف لائے اور رونے لگے۔ بے حد رنجیدہ ہوئے کہ جانے کتنے معصوم بچوں کو میری وجہ سے نقصان ہوا ہوگا۔ اس کے بعد سے آپؓ نے ہر بچّے کے لیے پیدا ہوتے ہی وظیفہ مقرر کرنے کا حکم دے دیا۔

بچو! یہ عظیم المرتبت خلیفۂ راشد حضرت عمر فاروقؓ تھے جن کی ہیبت سے شیطان بھی دور بھاگتے تھے لیکن آپؓ اندر سے اتنے نرم اور اپنی رعایا کے لیے اتنے فکر مند رہتے تھے کہ دن کے ساتھ راتوں کو بھی اپنی رعایا کی خبر گیری کے لیے گشت لگانا اپنے معمولات میں شامل رکھتے تھے۔ عدل و انصاف کی خاص بات مساوات کا لحاظ ہے یعنی عدالت میں شاہ و گدا، امیر و غریب، سب ہم رتبہ سمجھے جائیں۔ حضرت عمرؓ اس کا اہتمام فرماتے تھے۔

ایک مرتبہ ایک مقدمے کے دوران قاضی نے عدالت میں خلیفہ کی حیثیت سے آپ کو تعظیم دینا چاہی تو آپؓ نے اس پر ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے قاضی سے فرمایا۔

حضرت عمرؓ اس طرف داری پر بہت رنجیدہ ہوئے۔ قاضی سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

''تمھارے نزدیک ایک عام آدمی اور عمرؓ دونوں برابر نہ ہوں، اُس وقت تک تم اس منصب کے قابل نہیں سمجھے جا سکتے۔''

ایک بار بحرین سے کچھ مشک مالِ غنیمت کے طور پر آیا۔ آپؓ نے فرمایا۔

''کوئی عورت اگر اس کو تول دیتی تو میں اسے تقسیم کر دیتا۔''

آپ کی بیوی حضرت عاتکہؓ نے عرض کی۔ ''میں اسے تول دوں۔''

آپؓ نے فرمایا۔ ''نہیں! کیوں کہ یہ ترازو پر لگ کر تمھارے حصہ میں زیادہ ہو جائے گا اور عام مسلمانوں کا حصہ کم ہو جائے گا۔ یہ مجھے کسی طور گوارا نہیں۔''

یہ تھے مسلم حکمران جو مساوات کے قائل تھے، عدل کرنا جن کا عمل تھا۔

☆☆☆☆☆

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(ا) بچّہ کیوں رو رہا تھا؟
(ب) بچّے کے رونے کی آواز سن کر خلیفہ نے کیا کیا؟
(ج) خلیفۂ وقت رعایا کی خبر گیری کے لیے رات میں کیا کر رہے تھے؟
(د) عورت بچّے کا دودھ کیوں چُھڑانا چاہ رہی تھی؟
(ہ) عورت کی بات سن کر آپ نے کیا فیصلہ کیا؟

۲۔ دُرست جواب پر (✔) کا نشان لگائیے۔

(ا) آپؓ کی بیوی نے کہا کہ شہد تول دوں۔
(ب) قاضی نے آپؓ کی تعظیم کی۔
(ج) آپؓ قاضی کے روّیے پر ناراض ہوئے۔
(د) خلیفہ دن کو گشت کیا کرتے تھے۔
(ہ) آپؓ نے پیدائش سے ہی ہر بچّے کا وظیفہ مقرر کر دیا۔

۳۔ خالی جگہوں کو دُرست لفظ سے پُر کیجیے۔

(ا) خلیفہ نے..............میں جا کر بچّے کی ماں سے کہا۔
(ب) آج رات اس کی...............ہم دونوں کرتے ہیں۔
(ج) پھر ابھی................کیوں کرتی ہو۔
(د) حضرت عمرؓ کو..............سے انکار تھا۔
(ہ) یہ مجھے کسی............گوارا نہیں۔
(و) عدل کرنا جن کا.................تھا۔
(ز) کوئی...........اگر اس کو تول دیتی تو میں تقسیم کر دیتا۔

۴۔ کوئی بھی کام (عمل) کرنے والے کو ''فاعل'' اور جس پر کام واقع ہوا سے ''مفعول'' کہتے ہیں۔
فاعل اور مفعول کی نشانی یہ ہے کہ فاعل کے بعد عموماً ''نے'' اور مفعول کے بعد ''کو'' آتا ہے۔ اس لیے ''نے''
علامتِ فاعل اور ''کو'' علامت مفعول کہلاتی ہے۔

سبق میں سے پانچ فاعل اور پانچ مفعول کے جملے تلاش کر کے لکھیے۔

۵۔ درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیے۔

مضافات وظیفہ ہیبت تعظیم خیمہ

۶۔ اس واقعے کو پانچ سطروں میں بیان کیجیے۔

۷۔ دیے گئے الفاظ کے جملے بنائیے:

مساوات - گدا - تول - بیت المال - وظیفہ

سرگرمی: طلبہ ایسی کہانی پیش کریں جس میں انصاف کے جذبے کو اُبھارا گیا ہو۔

ہدایات برائے اساتذہ

طلبہ کے لیے بورڈ پر سوالات لکھیے اور اُنھیں ہدایت کیجیے کہ دیے گئے سوالات کی روشنی میں سبق کو غور سے پڑھیں۔

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کی تدریس کے بعد طَلَبہ:

۱۔ مذکر اور مونث الفاظ کی نشان دہی کریں گے۔
۲۔ واحد کی جمع بنانا سیکھیں گے۔
۳ سبق سے متعلق دس جملے لکھیں گے۔

مِس سارہ کلاس میں داخل ہوئیں تو تمام طالبات نے پُر جوش انداز میں اُٹھ کر اُن کا استقبال کیا۔

''السلام علیکم مِس!'' کچھ لڑکیوں نے روایتی انداز میں اُنھیں سلام کیا۔ مِس نے اُن کے سلام کا جواب دیا۔ وہ اُن کے اسکول میں کمپیوٹر کی ٹیچر کے طور پر آئیں تھیں۔

''بچّو! جیسا کہ میں نے کل کی تعارفی کلاس میں آپ کو بتایا تھا کہ آج میں آپ کو کمپیوٹر لیب میں لے چلوں گی اور کمپیوٹر کا تعارف کراوں گی۔'' مس سارہ نے کہنا شروع کیا۔

''جی مِس!'' دو تین آوازیں بلند ہوئیں۔ اس کے بعد مس نے انھیں اشارہ کیا اور تمام لڑکیوں کو اپنے ساتھ کلاس رومز کے آخر میں بنی کمپیوٹر لیب کی طرف لے کر چلیں۔ کچھ عرصے قبل ہی اسکول کی ہیڈ مسٹریس کی کوششوں سے دس کمپیوٹر آئے تھے جن کے لیے خوب صورت لیب بنوائی گئی تھی۔

ساتھ ہی حکومت کی جانب سے کمپیوٹر کی استاد بھی مقرّر کی گئی تھیں۔

لیب میں داخل ہو کر مس اُنھیں ایک میز پر لے گئیں جہاں کمپیوٹر کا ایک مکمل سیٹ رکھا ہوا تھا۔

''میں آپ کو بتاتی ہوں کہ کمپیوٹر کسے کہتے ہیں۔'' انھوں نے لڑکیوں کو متوجہ کرتے ہوئے کہا۔

''جی مس! بتایئے۔''

''کمپیوٹر لاطینی زبان کے لفظ کمپیوٹ سے نکلا ہے' اِس کا مطلب شُمار کرنا ہے۔ کمپیوٹر کی ابتداء کے بارے میں مختلف آراء ہیں۔ کچھ لوگ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ جب اِنسان نے پتھر کی مدد سے گننا شروع کیا' کمپیوٹر کی ابتداء اُسی وقت ہو گئی تھی۔''

مس نے یہ مفید معلومات دیں تو تمام لڑکیاں ان کی طرف غور سے دیکھنے لگیں۔

''دیکھو! یہ جو تمھارے سامنے ایک بریف کیس نما چیز ہے' اِسے ہم سی پی یو کہتے ہیں۔ اسے کمپیوٹر کا دِماغ بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ دوسری ٹی وی نما چیز ہے' اِسے ہم مانیٹر کہتے ہیں۔ اس کے ذریعے ہم کمپیوٹر میں داخل کی جانے والی معلومات کو دیکھ اور پڑھ سکتے ہیں۔''

''کیا کمپیوٹر پر کھیلنے کے علاوہ بھی کچھ کیا جاسکتا ہے۔'' ننھی یُسریٰ جو اپنے بھائی جان کے کمپیوٹر پر اکثر کھیلا کرتی تھی' معصومیت سے پوچھ بیٹھی۔

''ننھی یُسریٰ! کمپیوٹر تو اِس دور کی اہم ایجاد ہے۔ یہ کھیلنے کے لیے تو نہیں بنائی گئی۔'' وہ مسکرائیں۔

''مس! ہمارے ابو تو اپنے تمام اہم کام کمپیوٹر کے ذریعے کرتے ہیں۔ دفتر کی تمام فائلیں' کاروباری خطوط وغیرہ اس پر ٹائپ کر کے محفوظ کر لیتے ہیں۔''

''یہی تو اِس کا دُرست استعمال ہے۔'' مِس نے خوش ہو کر کہا۔ ''کمپیوٹر بنانے والوں کا مقصد ہی یہ تھا کہ ہم اس کے ذریعے اپنی مہارتوں میں اضافہ کریں اور کم وقت میں اِس سے زیادہ سے زیادہ کام لیں۔''

''ہم نے سُنا ہے کہ کمپیوٹر پر اب انگریزی زبان کے علاوہ اُردو میں بھی کام کیا جاسکتا ہے۔ کیا یہ دُرست ہے؟'' نائلہ نے سوال کیا۔

''آپ نے ٹھیک سُنا ہے بیٹا!'' مِس نے مُڑ کر نائلہ کی طرف دیکھ کر کہا۔

''مس کچھ بتایئے ناں کہ کمپیوٹر پر اُردو میں کس طرح کام ہوتا ہے۔''

''بیٹا! ایک دور تھا کہ کمپیوٹر، انگریزی کے علاوہ کوئی زبان نہیں لکھتا تھا لیکن بعد میں اس کی افادیت بڑھا دی گئی۔'' مس نے میز سے پانی کا گلاس اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''اب دُنیا کی کئی زبانوں میں کمپیوٹر کے ذریعے بھرپور طریقے سے کام لیا جارہا ہے۔''

''اُردو کا استعمال کمپیوٹر کے ذریعے کس طرح کیا جارہا ہے۔''

''مختلف قسم کے اُردو سافٹ ویئرز کے ذریعے اخبارات و رسائل اور دیگر اقسام کی کُتب کی کمپوزنگ اب اس کے ذریعے کی جاتی ہے۔''

''لیکن کمپیوٹر سے کتابت کرنے کا کوئی فائدہ؟'' انجم بھی ہمّت کر کے پوچھ بیٹھی۔

''اس سے مہینوں کا کام دنوں میں ہونے لگا ہے۔ اس کے علاوہ کام میں یکسانیت پیدا ہوئی ہے۔ کتابوں کی دل کشی کے لیے اُردو کو مختلف ڈیزائن کے ساتھ خوب صورت انداز سے پیش کیا جانے لگا ہے۔''

''شکریہ مِس!'' لڑکیوں نے کہا۔ مِس نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''آج کے لیے اتنا کافی ہے۔ اب کل میں آپ کو کمپیوٹر کے استعمال کا طریقہ سکھاؤں گی۔''

☆☆☆☆☆

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) کمپیوٹر کس زبان کا لفظ ہے اور اس کے کیا معانی ہیں؟

(ب) کمپیوٹر بنانے کا کیا مقصد تھا؟

(ج) کمپیوٹر میں اُردو کا استعمال کس طرح ہو رہا ہے؟

(د) کی بورڈ کیا کام کرتا ہے؟

(ہ) کمپیوٹر میں مانیٹر کا کیا کام ہے؟

(و) کمپیوٹر کے ذریعے کون کون سے اہم کام ہوتے ہیں؟

(ز) سی پی یو کو کمپیوٹر میں کیا حیثیت حاصل ہے؟

۲۔ خالی جگہوں میں درست الفاظ لکھیے۔

(الف) حکومت کی ....سے کمپیوٹر کی استاد بھی مقرّر کی گئی تھیں۔

(ب) مس نے ....کا جواب دیا۔

(ج) کمپیوٹر ....زبان کے لفظ کمپیوٹ سے نکلا ہے۔

(د) کمپیوٹر پر ....کے علاوہ بھی کچھ کیا جا سکتا ہے۔

(ہ) مس نے ....معلومات دیں۔

(و) کمپیوٹ کے لفظی معانی ہیں..........کرنا۔

(ز) یہ..........میں کس طرح کام کرتا ہے۔

۳۔ دیئے گئے الفاظ کی تذکیر و تانیث بتایئے:

طالبہ	اُستاد	ننھی	ابو	مس

۴۔ دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

	جُملے
کمپیوٹر	
نظر	
حساب	
گنتی	
پرنسپل	
دوست	
معلومات	

۵۔ کمپیوٹر کیا ہے؟ یہ ہمارے کس کام آتا ہے؟ اس مناسبت سے دس جملے لکھیے۔

۶۔ دیے گئے الفاظ کے جمع لکھیے۔

زبان | لڑکا | کلاس | بلندی | کام

۷۔ اپنے دوست کو خط لکھیے جس میں اُسے بتائیے کہ کمپیوٹر خریدنے کے بعد آپ نے کمپیوٹر سے کیا فائدے حاصل کیے ہیں؟

سرگرمی: طلبہ کمپیوٹر کی مختلف اقسام کی تصاویر جمع کریں اور آپس میں گفت گو کریں کہ آج سے پہلے کمپیوٹر کیا تھا اور آج یہ کس نہج پر پہنچ گیا۔

ہدایات برائے اساتذہ

طلبہ کے لیے بورڈ پر نئے الفاظ تحریر کر کے درست تلفظ کی ادائی کی مشق کرائیے نیز تذکیر و تانیث کی اور بھی مثالیں دیجیے۔

ارسلان گھر میں خوشی سے اِدھر اُدھر پھر رہا تھا۔ کبھی وہ ابّو کو جلدی تیار ہونے کا کہتا اور کبھی بھائی جان کو۔ اُس کی امی نے اُسے بہت دیر پہلے نئے کپڑے پہنا کر تیار کر دیا تھا۔ آج عیدالاضحیٰ تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ اپنے بھائی اور ابو جان کے ساتھ جلدی عید گاہ جائے اور نماز پڑھ آئے۔

اُسے اچھی طرح معلوم تھا کہ اِس عید پر عیدی تو نہیں ملتی۔ اُسے تو اپنی گلی میں ہونے والی قُربانیوں کو دیکھنے کا شوق تھا۔ پچھلے دو سالوں سے وہ نمازِ عید سے آنے کے بعد مُحلّے میں جانوروں کو قربان ہوتے ضرور دیکھتا۔ اُس نے بھیڑ، بکری، گائے وغیرہ تو ہر سال قربان ہوتے دیکھے تھے۔ اس بار ان کے محلّے میں شیخ صاحب کے گھر ایک اونٹ آیا تھا جو نمازِ عید کے فوراً بعد کاٹا جانا تھا۔ اس کی یہ خواہش تھی کہ وہ یہ قربانی ہوتے ضرور دیکھے۔

''جلدی چلیے ناں ابّو!'' اس کے والد جیسے ہی تیار ہو کر کمرے سے نکلے، اُس نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا، اُس کے والد اس کی بے چینی سمجھتے تھے۔

''چل تو رہے ہیں بیٹا!'' انھوں نے پیار سے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

بھائی جان کے آتے ہی یہ تینوں عید گاہ چلے گئے۔ نماز سے فارغ ہو کر سب لوگ آپس میں عید ملے۔ اس کے والد اِدھر اُدھر دوستوں سے عید ملنے لگے تو ارسلان نے پھر بے چینی سے اُن کا ہاتھ کھینچا۔

''تم نعمان کے ساتھ جاؤ۔ میں بھی کچھ دیر میں گھر آتا ہوں۔''

بس! پھر کیا تھا، وہ تیز تیز قدم اُٹھاتا ہوا اپنے مُحلّے میں آ گیا۔ اسے نوید اور احمد بھی مل گئے۔

''جلدی چلو یار! اونٹ کو قربان کیا جا رہا ہے۔''

وہ بہت رش دیکھ کر پریشان سے ہو گئے۔ احمد کے گھر کی کھڑکی سے یہ منظر دیکھا جا سکتا تھا اس لیے وہ اوپر چلے گئے۔ وہاں سے اُنھوں نے بڑی توجہ اور خوشی کے ساتھ اونٹ کو قربان ہوتے دیکھا۔

''یار! بے چارہ اونٹ۔'' قربانی دیکھنے کے بعد ارسلان کو اونٹ کا خیال آیا۔

''بیٹا! آپ نے قربانی کا منظر دیکھنے میں تو دلچسپی دکھائی لیکن کیا آپ اس کا پس منظر بھی جانتے ہیں کہ

ہم ہر سال قربانی کیوں کرتے ہیں۔'' احمد کے والد نے اُن سے سوال کیا تو وہ تینوں خاموش ہو گئے۔

''نہیں تو!'' وہ ایک ساتھ بولے۔

''چلو میں تمھیں بتاتا ہوں۔'' یہ کہہ کر وہ انھیں ڈرائنگ روم میں لے آئے۔ جب وہ آرام سے بیٹھ گئے تو انھوں نے کہنا شروع کیا۔

''بچّو! حضرت ابراہیم علیہ السلام، اللّٰہ تعالیٰ کے محبوب پیغمبر تھے، روایت ہے کہ خواب کے ذریعے اللّٰہ نے آپؑ کو حکم دیا کہ اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو میری راہ میں قربان کر دو۔ یہ اُس وقت کا واقعہ ہے جب اسمٰعیلؑ بہت چھوٹے تھے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے فرزند اسمٰعیل علیہ السلام سے اِس خواب کا ذکر کیا اِس بات کو سُن کر اُنھوں نے اپنی رضا مندی کا اظہار کرتے ہوئے سعادت مندی سے فرمایا:

''ابا جان! اللّٰہ کے حکم کی تعمیل کیجیے، آپؑ مجھے ثابت قدم پائیں گے۔''

''اچھا!'' ارسلان نے کہا۔

آپ کا جواب سن کر حضرت ابراہیمؑ اپنے فرزند کو مِنیٰ کے مقام پر لے آئے۔ آپؑ نے اُنھیں زمین پر لِٹایا اور قربان کیا ہی چاہتے تھے کہ اللّٰہ نے فرمایا اے ابراہیمؑ! تم اِمتحان میں پورے اُترے۔ تمھارا رب تم سے راضی ہے، تمھاری قربانی قبول کی جاتی ہے۔

''اس کے بعد کیا ہوا؟'' احمد نے اپنے والد سے سوال کیا۔

''اللّٰہ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے جنت سے ایک دُنبا روانہ کیا جسے حضرت ابراہیمؑ نے ذبح فرمایا۔ اُس دن سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح اللّٰہ کا لقب ملا۔ تب سے قربانی کی یہ سُنت قائم ہوئی۔ ہر سال اسی سُنتِ ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے مسلمان قربانی کرتے اور خوشی مناتے ہیں۔''

''شکریہ انکل! کیا اب ہم گھومنے جائیں۔''

''ضرور جانا لیکن گھر میں گوشت پکایا جا رہا ہے، وہ ضرور کھا کر جانا۔'' انھوں نے اپنائیت سے کہا اور وہ سب خوش ہو گئے۔

☆☆☆☆☆

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) عیدالاضحیٰ پر کون کون سے جانور قربان کیے جاتے ہیں؟
(ب) عیدالاضحیٰ کے موقع پر کون سے پیغمبر کی سنت کی پیروی کی جاتی ہے؟
(ج) ذبیح اللّٰہ کس پیغمبر کا لقب ہے؟
(د) خلیل اللّٰہ کس کا لقب ہے اور اس کے کیا معنی ہیں؟
(ہ) اللّٰہ نے حضرت ابراہیمؑ کو کس چیز کی قربانی کا حکم دیا؟

۲۔ خالی جگہوں کو درست لفظ سے پر کیجیے۔

(الف) حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی اللّٰہ کے..............تھے۔
(ب) آپ..............کے حکم کی تعمیل کیجیے۔
(ج) اللّٰہ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے............سے دُنبہ روانہ کیا۔
(د) عید کے دن لوگ مساجد اور............میں نمازِ عید ادا کرتے ہیں۔
(ھ) عید کے موقع پر مسلمان................دن تک قربانی کرتے ہیں۔

۳۔ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

عیدالاضحیٰ — قربانی — جنّت — اونٹ — اہمیت

۴۔ عام اور خاص نام الگ کر کے لکھیے۔

جیسے ارسلان ایک خاص نام ہے جب کہ لڑکا عام نام ہے۔

اونٹ	کتاب	جانور	حضرت اسمٰعیل
اسد	ارسلان	لڑکی	قرآن پاک

۵۔ بے ترتیب جملوں کو درست ترتیب میں لکھیے۔

بے ترتیب جملے	ترتیب والے جملے
قائم ہوئی یہ سنّت۔	یہ سنّت قائم ہوئی۔
اسمٰعیلؑ تھے اللّٰہ، نبی کے برگزیدہ۔	
بیٹھ آرام وہ سے گئے۔	
چین کو اُن آ گیا۔	
دیکھنے کے قربانی ارسلان کو بعد خیال میں آیا۔	
کیوں سال ہر ہم قربانی کرتے ہیں	

سرگرمی: طلبہ نظم کو ترنم اور آہنگ سے کمرۂ جماعت میں پڑھیں۔
اُن جانوروں کے نام بتایئے جو آپ دن بھر میں بازار یا سڑکوں پر دیکھتے ہیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

طلبہ کو عام و خاص ناموں کو لکھنے میں مدد کیجیے۔

شیر کی کھال میں گدھا

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کی تدریس کے بعد طَلَبہ :

۱۔ نظم کو ترنّم سے پڑھیں گے۔
۲۔ نظم کو دُرست تلفظ اور تحت اللفظ سے پڑھیں گے۔
۳۔ نظم کے مفہوم کو اپنے الفاظ میں ادا کریں گے۔
۴۔ مزاحیہ نظم سے واقفیت حاصل کریں گے۔

دِل میں کہنے لگا یہ ایک گدھا — نہ کھلا حال میری ذِلّت کا
کتنی محنت سے بوجھ اُٹھاتا ہوں — ساری دُنیا کے کام آتا ہوں
اِک تماشا ہوں بے تمیزی کا — اِک نمونہ ہوں بے وقوفی کا
شیر بھی تو ہے جانور مجھ سا — اُس کی یہ شان کیوں ہے بات ہے کیا؟
اُس کی صورت سے لوگ ڈرتے ہیں — اُس سے دبتے ہوئے گُزرتے ہیں
جانور ہے مری طرح وہ بھی — اِس قدَر قدر کیوں ہے پھر اس کی

کر رہا تھا گدھا یہ دِل میں خیال
کہ نظر آئی اُس کو شیر کی کھال

دل میں سوچا کہ اوڑھ لوں جو اسے
شیر کہنے لگیں گے لوگ مجھے

جَم گیا اس کے دل میں جب یہ خیال
اوڑھ لی فوراً اُس نے شیر کی کھال

بے وقوفی سے شیرِ نَر بن کر
پھر تو چلنے لگا وہ تن تن کر

بڑھ کے اک ایک کو ڈراتا تھا
دل میں پُھولا نہیں سماتا تھا

سر اُٹھا یوں خوشی میں چِلاّیا
ڈھی چوں ڈھی چوں خوشی میں چِلاّیا
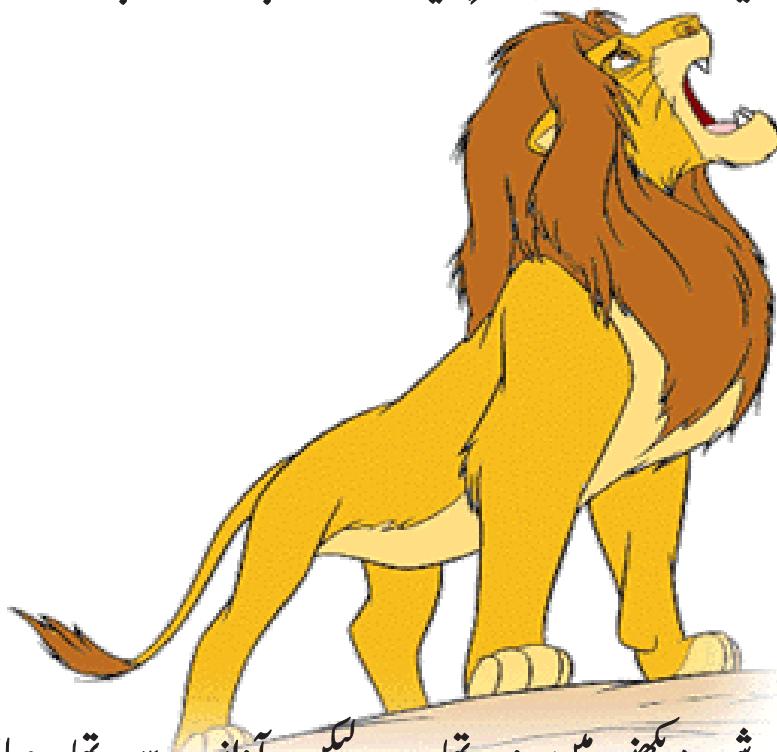
کھال سے شیر دیکھنے میں وہ تھا
لیکن آواز سے تھا صاف گدھا

کُھل گیا حال سب نے جان لیا
شیر کی کھال میں ہے کوئی گدھا

لاٹھی لے لے کے دوڑے سب اُس پر
سب نے لاٹھی سے خوب ہی لی خبر

پھینک دی ایک نے وہ شیر کی کھال
کیا بیاں ہو، ہوا گدھے کا جو حال

لاٹھیاں کھا کے وہ گدھا سمجھا
اصل اور نقل میں ہے فرق بڑا

ظاہری شان کا خیال ہے کیا
شیر کے گُن نہ ہوں تو کھال ہے کیا

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) گدھا کیا سوچ رہا تھا؟

(ب) وہ کیا بننا چاہ رہا تھا؟

(ج) اُسے راہ میں کیا چیز نظر آئی؟

(د) اُس نے کھال کا کیا استعمال کیا؟

(ہ) جب وہ خوش تھا تو اُس نے خوشی کے مارے کیا کیا؟

(و) کھال اوڑھ کر اُس نے کیا کیا؟

۲۔ دُرست جواب پر (✔) کا نشان لگائیے۔

(الف) گدھا کس بات سے پریشان تھا۔

(الف) ذلّت سے (ب) محنت سے (ج) لوگوں کی مار سے (د) دھوپ سے

(ب) گدھے نے کھال اوڑھی۔

(الف) چیتے کی (ب) شیر کی (ج) ہاتھی کی (د) بندر کی

(ج) کھال اوڑھ کر وہ کس طرح چلا۔

(الف) تن تن کر (ب) ڈر ڈر کر (ج) رو رو کر (د) ہنس ہنس کر

(د) گدھا تھا۔

(الف) عقل مند (ب) بھوکا (ج) بے وقوف (د) پاگل

(ہ) سب نے جان لیا کہ وہ:

(الف) شیر ہے۔ (ب) مور ہے۔ (ج) گدھا ہے۔ (د) بیل ہے۔

۳۔ خالی جگہوں کو دُرست لفظ سے پر کیجیے۔

(الف) اک نمونہ ہوں ....کا۔

(ب) اس کی صورت سے...........ڈرتے ہیں۔

(ج) جانور ہیں میری.............وہ بھی

(د) ....کہنے لگیں گو لوگ مجھے۔

(ھ) لیکن آواز سے تھا صاف............

۴۔ اس شعر کی تشریح اپنے لفظوں میں کیجیے۔

لاٹھیاں کھا کے وہ گدھا سمجھا
اصل اور نقل میں ہے فرق بڑا

۵۔ اس نظم میں جو کہانی بیان ہوئی ہے اسے اپنے لفظوں میں لکھیے۔

۶۔ ایسی کوئی اور کہانی کلاس روم میں سُنائیں۔

سر گرمی: جس کا کام اُسی کو ساجھے، اس ضرب المثل کو ذہن میں رکھ کر طلبہ کوئی ایسا واقعہ سنائیں جس کے کرنے سے انھیں نقصان ہوا ہو۔

ہدایات برائے اساتذہ

نظم کو مثالی انداز سے پڑھوایئے اور پھر بچّوں سے سُنیے اور ان سے لکھوایئے۔

شاہ جہانی مسجد، ٹھٹھہ

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کی تدریس کے بعد طَلَبہ:

۱۔ سبق کی اہم باتوں کو بیان کریں گے۔
۲۔ عبارت کو سمجھ کر روانی سے پڑھیں گے۔
۳ نئے لفظوں کا استعمال سکیں گے۔
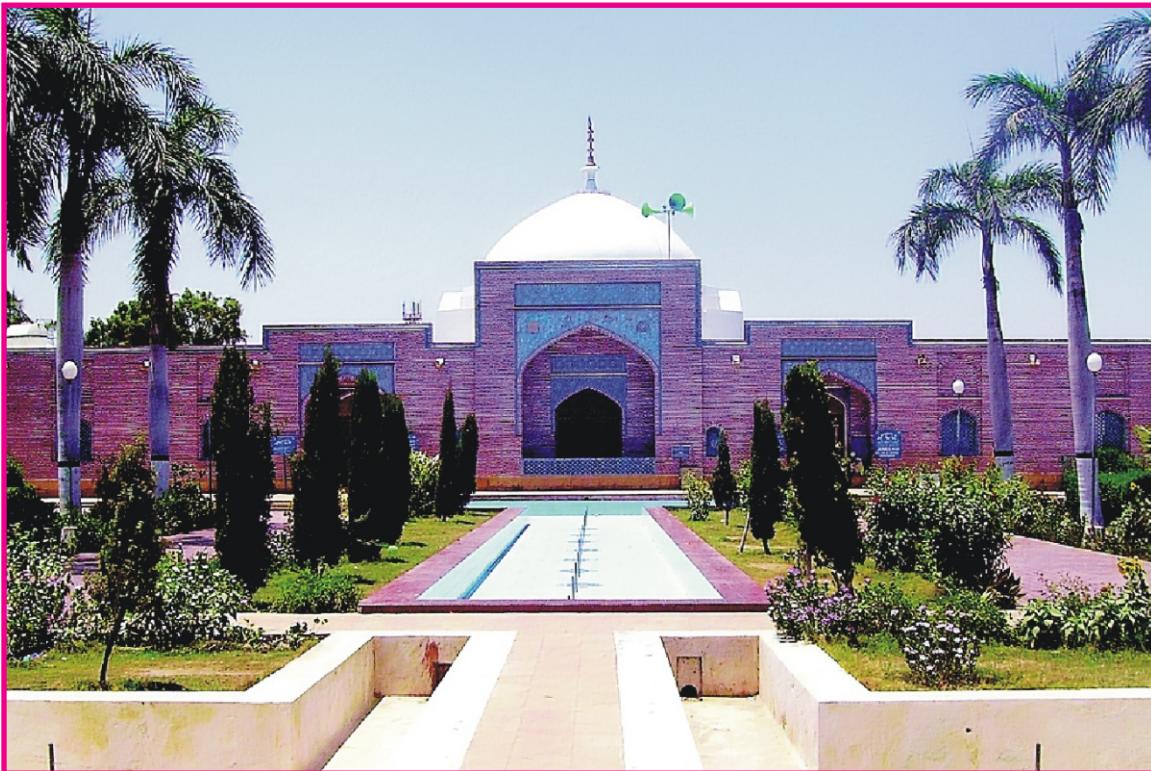
اللّٰہ خوب صورت ہے اور خوب صورت کام کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے زِندگی وجود میں آئی ہے، انسان خوب سے خوب تر کی تلاش میں ہے۔ کبھی دَرختوں کے پتوں سے اُس نے اپنے بدن کو ڈھانپا اور کبھی نفیس کپڑا اتیار کر کے زیبِ تن کیا۔ کبھی وہ جھونپڑیوں میں بھی خوش رہا اور جب اُسے وسائل میسّر آئے تو اس نے بُلند و بالا شان دار عمارات بنا ڈالیں۔

تعمیراتی حُسن پیدا کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے۔ مُغلیہ دور میں جہاں اور بہت سے ترقیاتی کام ہوئے، وہیں مغلوں نے خوب صورت عمارات کی تعمیر پر خاص توجہ دی۔ مغلیہ فنِ تعمیر کے نمونے پاکستان اور ہندوستان کے اکثر مقامات پر دیکھنے کو ملتے ہیں۔

آج ہم سندھ کی ایک تاریخی عمارت سے متعلق جانیں گے۔ یہ عمارت ٹھٹھہ کی شاہ جہانی مسجد ہے جسے دیکھ کر آج بھی انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ ٹھٹھہ سندھ کا اہم تاریخی شہر ہے۔ مغل شہنشاہ، شاہ جہاں نے تعمیرات سے دِل چسپی کا ثبوت اس شہر میں شاہ جہانی مسجد کی تعمیر کی صورت میں نقش کیا ہے۔

شاہ جہانی مسجد، شاہ جہاں کے حکم پر ٹھٹھہ کے گورنر امیر خان نے چار سال کی مدت میں تعمیر کرائی۔ یہ مسجد ۱۶۴۷ء میں مُکمّل ہوئی اور اس کی تعمیر پر کثیر رقم صرف کی گئی۔ اس مسجد میں کاشی کاری کا انتہائی بہتر انداز میں کام کیا گیا ہے۔ یہ مسجد مسلم فنِ تعمیرات میں ایک شان دار اضافہ ہے۔ اس کا رقبہ قریباً دو ایکڑ ہے۔ شمال اور جنوب میں راہ داریاں بنائی گئی ہیں، جن کو آپس میں محراب نُما دروازوں سے مِلایا گیا ہے۔ راہ داریوں پر سنگ مرمر لگایا گیا ہے۔ اس مسجد میں گُنبد مشرق اور مغرب دونوں جانب تیار کیے گئے ہیں۔

مشرق کی جانب بنائے جانے والے گنبد سائز میں مغرب والے گنبدوں سے چھوٹے ہیں۔ دونوں جانب کے گنبدوں میں درمیان کا گُنبد باقی دونوں گنبدوں سے بڑا ہے۔ اسی انداز سے محرابوں پر بھی چھوٹے چھوٹے گنبد تعمیر کیے گئے ہیں۔ اِن گُنبدوں کی تعداد ۹۳ ہے۔ مسجد میں داخلے کے تین مرکزی دروازے تعمیر کیے گئے ہیں جن میں درمیانی دروازہ بڑا اور دائیں، بائیں جانب چھوٹے دروازے ہیں۔ عام طور پر دائیں جانب کا دروازہ کھلا رہتا ہے جس سے نمازی اور سیّاح داخل ہوتے ہیں۔ دائیں طرف سے جب مسجد میں داخل ہوں تو ایک دالان آتا ہے اس کے بعد سنگِ مرمر سے بنا ہوا ایک حوض ہے جو وضو کے لیے بنایا گیا ہے۔

مسجد کے درمیانی حصے میں ایک صحن ہے جو مستطیل شکل کا ہے۔ مسجد کی عمارت کی دیواروں پر سفید اور نیلے پتھروں اور لال اینٹوں کے ذریعے خوب صورتی پیدا کی گئی ہے۔ مسجد میں خطیب والا ایوان صحن کے فرش کے برابر ہی رکھا گیا ہے۔ اس کی دیواروں پر نیلی اور سفید کاشی کاری اور شیشے کا استعمال کیا گیا ہے۔ منبر کی تعمیر میں بھی سنگ مرمر سے کام لیا گیا ہے۔ سب سے بڑے اور درمیانی گنبدوں میں نقاشی اور پچی کاری کی گئی ہے۔ اس سجاوٹ سے ایسا محسوس ہوتا ہے گویا آسمان پر ستارے جگ مگا رہے ہوں۔

مسجد کے تمام گنبدوں کو لال اینٹوں سے دیدہ زیب انداز میں سجایا گیا ہے۔ ان گنبدوں کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ جب موذن، اذان دیتا ہے تو اس کی آواز اِن گنبدوں کے ذریعے ہوتی ہوئی آگے تک پھیلتی چلی جاتی ہے اور یوں لاؤڈ اسپیکر کی ضرورت نہیں رہتی۔ مسجد کے اطراف میں بنی کھڑکیوں کی بناوٹ بھی ایسی ہے کہ مسجد کے کسی بھی حصے میں نماز پڑھنے والے نمازیوں کو گرمی کا احساس نہیں ہوتا۔

مسجد کے اطراف میں باغ بھی ہے جس میں ناریل اور سرو کے درخت بھی لگے ہیں۔ باغ کے درمیان میں فوارہ بھی ہے۔ جس کے چاروں طرف بارہ دریاں ہیں۔ ان بارہ دریوں میں بھی فوارے لگے ہوئے ہیں۔

صدیاں گزرنے کے باوجود اس مسجد کی انفرادیت اپنی جگہ برقرار ہے۔

☆☆☆☆☆

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) شاہ جہانی مسجد، کس شہر میں واقع ہے؟

(ب) اس مسجد کے گنبدوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) گنبد کن سمتوں میں تعمیر کیے گئے ہیں؟

(د) یہ مسجد کتنے سال میں تعمیر ہوئی؟

(ہ) مسجد کی تعمیر کا کام بادشاہ نے کِس کے حوالے کیا تھا؟

۲۔ دُرست جواب پر (✔) کا نشان لگائیے۔

(الف) مسجد کے دائیں جانب دالان میں کیا ہے؟

عمارت   وضوخانہ   دروازہ   گنبد

(ب) مسجد کی تکمیل کس سن میں ہوئی؟

۱۹۴۷ء   ۱۸۴۷ء   ۱۷۴۷ء   ۱۶۴۷ء

(ج) مسجد کی دیواروں کی تعمیر میں کون سا پتھر استعمال کیا گیا ہے؟

سنگِ مَرمَر   چونے کا پتھر   سنگِ سُرخ   عام پتھر

(د) صدیاں گزرنے کے باوجود مسجد کی کون سی حیثیت باقی ہے؟

انوکھا پن   جِدّت   اِنفرادیت   تازگی

(ہ) وضو کا حوض بنانے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

پتھر   لوہا   شیشہ   چونا

۳۔ دُرست جواب پر (✔) کا نشان لگائیے۔

(الف) مغلیہ فنِ تعمیر کے نمونے پاکستان کے کئی شہروں میں دیکھنے کو ملتے ہیں۔

(ب) مسجد کے اندر داخلے کے لیے تین مرکزی دروازے تعمیر کیے گئے ہیں۔

(ج) اس مسجد کی انفرادیت آج بھی اپنی جگہ پر قائم ہے۔

(د) ٹھٹھہ، صوبہ سندھ کا اہم اور تاریخی شہر ہے۔

(ھ) مسجد کی دیواروں پر سفید اینٹوں کے ذریعے خاصی خوب صورتی پیدا کی گئی ہے۔

۴۔ خالی جگہوں کو دُرست لفظ سے پر کیجیے۔

(ا) شاہ جہانی مسجد کے گنبدوں کی تعداد .... ہے۔

۶۳	۷۳	۹۳	۱۰۳

(ب) شاہ جہانی مسجد بننے میں .... سال کا عرصہ لگا۔

۶	۱۰	۸	۱۲

(ج) مسجد کے اطراف میں .... ہے۔

دریا	نہر	باغ	پہاڑ

(د) بارہ دریوں میں .... لگے ہیں۔

پھول	ناریل	درخت	فوارے

(ھ) شُمال اور جنوب میں .... بنائی گئی ہیں۔

بارہ دریاں	راہ داریاں	ڈیوڑھیاں	کھڑکیاں

سرگرمی: طلبہ پاکستان میں موجود دیگر تاریخی عمارات سے واقفیت رکھتے ہیں تو ان کے بارے میں بتائیں اور اخبارات سے تصاویر نکال کر جمع کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

نئے الفاظ کی معانی بتائیے اور درست تلفظ اور جملوں کی ادائیگی میں رہنمائی کیجیے۔

موروڑو اور مگر مچھ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں گے۔
۲۔ لوک کہانی کے بارے میں جانیں گے۔
۳۔ کوئی کہانی یاد کر کے اپنے الفاظ میں لکھیں گے۔

سندھو دریا کے کنارے ایک مچھیروں کی بستی تھی۔ مچھیرے جال سے مچھلیاں پکڑتے۔ پھر گاڑیوں میں بھرتے اور قریب کے قصبے میں جا کر فروخت کر آتے۔ اس طرح ان کا گزر بسر ہو رہا تھا۔ اس علاقے میں سات بھائی رہتے تھے جن میں آپس میں بہت محبت تھی۔ ایک دفعہ کیا ہوا کہ سب سے بڑا بھائی مچھیرا مچھلیاں پکڑنے دریا پر گیا اور دیر تک لوٹ کر نہیں آیا۔ اس کے بھائی گھاٹ پر گئے تو دیکھا اس کا دور دور تک پتا نہیں۔ اس کا جال بھی کنارے پر ٹوٹا پڑا تھا۔ اِن کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ اس کو زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا۔

دوسرے دن اس مچھیرے کا دوسرا بھائی بھی اس طرح غائب ہو گیا۔ اسی طرح اگلے روز دو بھائی اپنے بھائیوں کی تلاش میں دریا کے گھاٹ گئے۔ وہ اپنے ساتھ بڑے بڑے بھالے بھی لے کر گئے۔ اگر کسی دریائی جانور نے ان پر حملہ کیا تو وہ اس سے نمٹ لیں گے۔ پہلے ایک بھائی دریا میں اُترا۔ ابھی وہ کمر کمر پانی میں گیا تھا کہ اچانک ایک بہت بڑا مگر مچھ اس کی طرف لپکا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا سر اپنے جبڑوں میں دبا کر گہرے پانی کی طرف گھسیٹ کر لے گیا یہ دیکھ کر تیسرا بھائی بچانے کے لیے لپکا۔۔۔ مگر وہ بھی شکار ہو گیا۔

اس طرح گاؤں والوں کو پتہ چلا کہ دریا میں آدم خور مگر مچھ ہے اور وہی مچھیروں کا شکار کرتا ہے۔ چار بھائیوں کا شکار کرنے والے مگر مچھ سے نمٹنے کے لیے پانچواں بھائی ایک بہت بڑا بھالا لے کر پانی میں اُترا۔ مگر مچھ نے اس پر حملہ کیا تو اس نے پوری طاقت سے اس پر بھالا مارا۔ مگر مچھ کا خون پانی پر تیرنے لگا لیکن اس نے اپنے شکار کو نہیں چھوڑا۔ اس طرح پانچواں بھائی بھی مگر مچھ کا لقمہ بن گیا۔

بستی کے لوگ اس مگر مچھ کے خوف سے اس گھاٹ کو چھوڑ کر کسی دوسرے گھاٹ چلے گئے۔ باقی دو رہنے والے بھائیوں نے پختہ عزم کر لیا کہ وہ اپنے بھائیوں کے دشمن کو ختم کر کے رہیں گے۔ انھوں نے بڑے مضبوط رسوں سے ایک بڑا سا جال بنا لیا اور وہ جال پانی میں ایسی جگہ لگا دیا جہاں مگر مچھ' مچھیروں کا شکار کرنے آتا تھا۔

ایک بھائی جال لگا کر نکل رہا تھا کہ مگرمچھ نے اس پر حملہ کیا اور جال میں پھنس گیا لیکن وہ اتنا طاقت ور تھا کہ جال میں پھنسے ہونے کے باوجود بھی پانی میں اترنے والے بھائی کی ٹانگ اپنے جبڑوں میں دبالی۔ بھائی بھی تیزی سے پانی میں جانے لگا۔ چھوٹے بھائی نے جال پکڑ کر کھینچنا چاہا تو وہ جال کے ساتھ پانی میں جانے لگا۔ تب اس نے جال کی رسی کو چھوڑ کر اپنی جان بچالی۔ اب سات بھائیوں میں سے سب سے چھوٹا بھائی بچا جس کا نام مورڑو تھا۔

گاؤں والوں نے اس کے بڑے بھائیوں کی طرح اُسے بھی سمجھایا پر وہ باز نہ آیا گویا مورڑو نے قسم کھا رکھی تھی کہ اپنے بھائیوں کے دُشمن کو مارے گا یا انہی کی طرح ہلاک ہو جائے گا۔ اب وہ قصبے میں گیا اور لوہار سے فولاد کی موٹی موٹی سلاخوں کا ایک پنجرہ سا بنایا جس کا دروازہ ایک مضبوط رسے کے ذریعے کھلتا اور بند ہوتا تھا۔ اس نے ایک بکرا خریدا اور دونوں چیزیں لے کر دریا کا رخ کیا۔ کچھ اور لوگ بھی مورڑو کی مدد کے لیے اس کے ساتھ ہو لیے مورڑو نے ان سے کہا کہ آج وہ انشاءاللّٰہ خونی مگرمچھ کا شکار کرے گا۔

اس نے بکرے کو اس آہنی جنگلے میں ایک سلاخ سے باندھا اور دروازے کو رسے کے ذریعے کھولا۔ دیکھتے ہی دیکھتے پنجرے میں حرکت ہوئی اور زور زور سے ہلنے لگا۔ لوگ سمجھ گئے کہ مگرمچھ' بکرے کو کھانے کے لیے جنگلے میں داخل ہو چکا ہے۔ مورڑو نے رسے کی مدد سے جنگلے کا دروازہ بند کر دیا۔

اس کا اندازہ درست تھا کہ شکار' جنگلے میں پھنس چکا ہے کیوں کہ وہ باہر نکلنے کے لیے پوری قوت سے اچھل کود کر رہا تھا۔ ایسا کرتے ہوئے جنگلے میں لگی تیز سلاخیں اسے زخمی کرتی رہیں اور دور دور تک پانی مگرمچھ کے خون سے سرخ ہو گیا۔ اس دوران سات آٹھ مچھیرے رسے کو مضبوطی سے تھامے رہے۔ یہ کھیل دو گھنٹے تک جاری رہا آخرکار جنگلہ ساکت ہو گیا۔ اِس پر سب نے زور لگا کر جنگلے کو دریا سے نکالا۔

باہر نکلتے نکلتے بھی مگرمچھ ایک بار زور سے تڑپا لیکن پھر بے سدھ ہو کر ایک طرف پڑ گیا۔ مورڑو کی منصوبہ بندی آخرکار کامیاب ہوئی۔ گاؤں والوں نے اُسے اپنا سردار بنالیا۔ وہ گھاٹ جو ویران ہو چکا تھا' ایک بار پھر آباد ہو گیا۔

گاؤں کے لوگ کئی سال تک مورڑو کی بہادری اور ہمت کے قصے اپنے بچّوں کو سُناتے رہے۔

☆☆☆☆☆

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) مچھیروں کی بستی میں کُل کتنے بھائی تھے؟

(ب) ان کے علاقے میں کون سی بلا آ گئی تھی؟

(ج) اُس نے کتنے بھائیوں کو ہلاک کر دیا؟

(د) کس نے ارادہ کیا کہ وہ مگرمچھ سے مقابلہ کرے گا؟

(ہ) مگرمچھ کو مارنے کے لیے اُس نے کیا کیا؟

(و) مگرمچھ سے ڈر کر لوگوں نے کیا کیا تھا؟

۲۔ دُرست جواب پر (✔) کا نشان لگایئے۔

(الف) مچھیرے دریا پر اپنے ساتھ لے گئے۔

(الف) بھالے (ب) تربوز (ج) رائفل (د) کشتی

(ب) مچھیرے دریا پر کرتے تھے۔

(الف) تفریح (ب) شکار (ج) چہل قدمی (د) لنچ

(ج) دریا پر بڑا بھائی کیا پکڑنے گیا۔

(الف) مچھلیاں (ب) بطخ (ج) مرغیاں (د) مگرمچھ

(د) اپنے بھائی کی تلاش میں کتنے بھائی گئے۔

(الف) چھے (ب) تین (ج) دو (د) دس

(ہ) مورڑو نے مگرمچھ کے لیے بنائی:

(الف) چال (ب) بات (ج) ہاتھ گاڑی (د) منصوبہ بندی

۳۔ خالی جگہوں کو دُرست لفظ سے پر کیجیے۔

(الف) بستی میں..............بھائی رہتے تھے۔

(ب) مچھیرے...........کی وجہ سے پریشان تھے۔

(ج) گاؤں والے اپنا گھاٹ چھوڑ کر دوسرے...........چلے گئے۔

(د) پانچواں بھائی بھی................بن گیا۔

(ھ) مورڑو نے...........کھا رکھی تھی کہ بدلہ لے گا۔

۴۔ اس لوک کہانی کو اپنے لفظوں میں بیان کیجیے۔

۵۔ اس کہانی میں استعمال ہونے والے نئے الفاظ لکھیے۔

۶۔ ان الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

جنگلا مچھیرے جال شکار مضبوط ہمّت

سرگرمی: طلبہ اس کہانی کے مشکل الفاظ الگ کر کے خوش خط لکھیں اور اُستاد سے ان کے معنٰی کی فراہمی میں مدد حاصل کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

کہانی کو تاثرات کے ساتھ مثالی انداز میں بچّوں کو سُنایئے اور اسی طرح پڑھوایئے۔ ساتھ ہی تلفظ، لب و لہجے اور اُتار چڑھاؤ کی اصلاح کیجیے۔

ماں باپ کی خدمت

حاصلاتِ تعلّم

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ نظم کو دُرست تلفظ اور تحت اللفظ سے پڑھیں گے۔
۲۔ نظم کے مفہوم کو اپنے الفاظ میں ادا کریں گے۔
۳۔ حروف عطف کے بارے میں جانیں گے۔

پَرکھ لو مِری بات قرآن پڑھ کر
قرارِ دل و جان خدمت ہے اِن کی
رسولِ جہاں نے یہ دی ہے مسرّت
نہیں بڑھ کے ماں باپ سے کوئی رشتہ
کرو اُن پہ احساں یہ حکمِ خدا ہے
نہ جھڑکو انھیں اور نہ دِل ہی دُکھاؤ
مدارات ہر دم کرو اُن کی بچّو !

اطاعت ہے ماں باپ کی فرض تم پر
ہر اِک شے سے بڑھ کر محبت ہے اِن کی
کہ ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے جنت
بناؤ اسے جسم و جاں سے بھی پختہ
کہ ہر دُکھ کا تریاق اِن کی دُعا ہے
سدا اِن سے نرمی سے تم پیش آؤ
بڑھاپے میں لاٹھی بنو اِن کی بچّو !

(عاصمہ گُل عصمیؔ)

ا۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) ہم پر کن کن کی اطاعت فرض ہے؟

(ب) ماں باپ کی خدمت کیسے کرنا چاہیے؟

(ج) جنت کس کے پاؤں کے نیچے ہوتی ہے؟

(د) اپنی قسمت کیسے سنور سکتی ہے؟

(ہ) ماں باپ کی خدمت کا حکم کس نے دیا ہے؟

۲۔ خالی جگہوں کو دُرست لفظ سے پر کیجیے۔

(الف) ہمیں اپنے ماں..........کو ستانا نہیں چاہیے۔

(ب) والدین کی ....ایمان ہے۔

(ج) ماں باپ کی خدمت کا حکم ....مجید میں بھی ہے۔

(د) اچھے بچے والدین کی ....بنتے ہیں۔

(ہ) ہر دُکھ کا تریاق ان کی .... ہے ۔

۳۔ نہ جھڑکو انھیں اور نہ ہی دل دکھاؤ میں 'اور' استعمال ہوا ہے۔ 'وُ اور ''اور'' حروف عطف کہلاتے ہیں۔ آپ بھی کتاب سے پانچ حروف عطف تلاش کر کے لکھیے۔

۴۔ دیے گئے مصرعوں میں ایک لفظ تبدیل کیا گیا ہے۔ اس کی نشان دہی کرتے ہوئے دُرست لفظ سامنے لکھیے:

سدا ان سے گرمی سے تم پیش آؤ
کرو اُن پہ عطا کہ یہ حکمِ خدا ہے
بڑھاپے میں سہارا بنو ان کے بچو!
پرکھ لو مری بات کتاب پڑھ کر
کہ ہر دُکھ کی دوا ان کی دُعا ہے

۵- نظم کے مصرعوں کو سادہ نثر میں لکھیے:

مصرع	نثر
ہر اک شے سے بڑھ کر محبت ہے ان کی	ان کی محبت ہر اک شے سے بڑھ کر ہے۔
نہ جھڑکو انھیں اور نہ ہی دل دُکھاؤ	
کہ ماؤں کہ قدموں کے نیچے ہے جنّت	
نہیں بڑھ کے ماں باپ سے کوئی رشتہ	
بناؤ اسے جسم و جاں سے بھی پختہ	

٦۔ لفظوں کو اُن کے معانی سے ملایئے:

سرگرمی: طلبہ اس نظم کو مختلف انداز سے جماعت میں پڑھ کر سنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

طلبہ کو ماں باپ کی اطاعت کے حوالے سے معلومات دیجیے۔ نظم کو تحت اللفظ پڑھ کر سنایئے۔

صاف رہیے! توانا رہیے!

حاصلاتِ تعلّم اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ تذکیر و تانیث کا لحاظ کرتے ہوئے جملے بتائیں گے۔
۲۔ واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیں گے۔
۳۔ اچھی عادت اختیار کریں گے۔

شوکت کی والدہ بہت دیر سے آواز دے رہی تھیں۔

''بیٹا! بالٹی کچرے سے بھر گئی ہے۔ اسے جلدی سے باہر کوڑے دان پر پھینک آؤ۔''

شوکت کمپیوٹر پر نظریں جمائے کھیلنے میں مصروف تھا۔ اُسے اپنی امّی کی آواز سُنائی دے رہی تھی لیکن وہ اس پر توّجہ نہیں دے رہا تھا، گویا ایک کان سے سُن کر دوسرے سے نِکال رہا تھا۔

امّی کے بار بار پُکارنے پر بھی جب اُس نے توجہ نہ دی تو اَگلی آواز اُسے ابّو کی سُنائی دی۔ اب کی بار اُس نے کانوں سے ہیڈ فون اُتار دیا۔ اب مُعاملہ سنجیدہ ہو گیا تھا۔ امی کی بات تو وہ کبھی کبھی ٹال جاتا تھا لیکن ابو کو انکار کرنا مشکل تھا۔

وہ فوراً کمرے سے نکل کر صحن میں آیا تو سامنے ہی ابو کھڑے تھے۔ ان کے چہرے سے غصہ نمایاں تھا۔ شوکت نے سر جُھکا کر کچرے کی بالٹی اُٹھائی اور اُسے پھینکنے کے لیے آگے بڑھ گیا۔ ابو کام ہی چاہتے تھے اس لیے وہ اُسے کچھ کہے بغیر چلے گئے۔ اُس کی امی باورچی خانے میں کھانا بنانے میں مصروف تھیں۔ شوکت کچرا پھینک آیا تو خاموشی سے بالٹی اپنی جگہ رکھی اور دوبارہ کمپیوٹر کی میز پر چلا گیا۔

کچھ دیر بعد اُس کی امی جب باورچی خانے سے نکلیں تو یہ دیکھ کر خوش ہو گئیں کہ بالٹی میں کچرا موجود نہیں ہے۔ پھر اَچانک ہی سنجیدہ ہو گئیں۔ ''شوکت! میری بات سنو!'' وہ بولیں۔

''جی امّی!'' وہ سنجیدگی سے بولا۔

''تم دروازے سے باہر گئے ہی نہیں تو پھر کچرا کیسے غائب ہو گیا؟''

اس سوال پر وہ چونک پڑا۔ اس کی امی باورچی خانے میں ہونے کے باوجود باہر کے دروازے پر نظر رکھتی تھیں۔

''وہ..... امی... میں..... نے.... کچرا کھڑکی سے باہر اُچھال دیا۔'' اس نے کچھ جھینپتے ہوئے کہا۔

''کیا....! یہ تم نے کیا کیا۔'' وہ ایک دَم سخت لہجے میں بولیں۔

''امّی! سب ہی ایسا کرتے ہیں!'' اب کی بار شوکت نے اپنے اندر ہمّت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

''سڑک پر جھاڑو لگ جائے گی تو کچرا خود بہ خود اُٹھ جائے گا۔''

''بیٹا! تمھاری سوچ پر مجھے افسوس ہے!'' انھوں نے پریشانی سے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ ''سب کی ایسی سوچ نے ہمارے معاشرے کو خراب کر دیا ہے۔ لوگ جہاں جاتے ہیں، جس سڑک یا گلی سے گزرتے ہیں، وہاں کوڑا کرکٹ پھینکتے رہتے ہیں۔ کوئی شخص اپنی ذمہ داری پوری کرنے کو تیار نہیں۔''

امّی بول رہی تھیں اور وہ شرمندگی سے سن رہا تھا، ایسے میں ابو بھی آ گئے۔

''بیٹا! جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر نے جہاں ہمارا چلنا پھرنا مشکل کر دیا ہے، وہیں اِس کچرے کی وجہ سے جو تعفّن اُٹھتا ہے وہ بڑا اذّیت ناک ہے۔'' وہ کہہ رہے تھے۔ ''ساتھ ہی اس سے پیدا ہونے والے مکھی، مچھر ہماری صحت کے لیے بڑا مسئلہ بنے ہوئے ہیں۔ آج کل ملیریا، ٹائی فائیڈ، خسرہ اور دَستوں کی بیماری کے علاوہ بے شمار نئی بیماریوں نے سر اُٹھا رکھا ہے جن میں ڈینگی بُخار، کانگو، ہیپا ٹائی ٹس وغیرہ شامل ہیں۔

''اگر ہم اپنی ذمہ داریوں سے یوں ہی غافل رہیں گے تو بیماریاں پھیلتی رہیں گی۔''

امی اور ابو بہت کچھ کہتے رہے۔ شوکت کے پاس سوائے ندامت سے سر جُھکانے کے کوئی چارہ نہ تھا۔

''امی! مجھے معاف کر دیں۔ میں ایسی غلطی پھر نہیں کروں گا۔ اب کچرا، راستے میں نہیں پھینکوں گا۔''

یہ کہہ کر شوکت باہر گیا اور کھڑکی سے پھینکا ہوا کچرا جمع کر کے قریبی کوڑے دان میں ڈال آیا۔

☆☆☆☆☆

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) والدہ نے شوکت کو بُلا کر کیا کہا؟

(ب) شوکت کس کی آواز سن کر باہر آیا؟

(ج) امّی اُس وقت کیا کر رہی تھیں؟

(د) ابّو کی آواز سن کر شوکت نے فوری طور پر کیا کیا؟

(ہ) گندگی سے کون کون سی بیماریاں پھیلتی ہیں؟

(و) شوکت کو کچرا کہاں ڈالنا چاہیے تھا؟

۲۔ دُرست جواب پر (✔) کا نشان لگائیے۔

(الف) شوکت نے کچرا باہر پھینکا۔

(الف) کھڑکی سے (ب) دروازے سے (ج) کمرے سے (د) کوڑے دان سے

(ب) شوکت ایک لڑکا تھا۔

(الف) ڈرپوک (ب) شرارتی (ج) شرمیلا (د) لاپروا

(ج) شوکت ڈرتا تھا۔

(الف) ابّو سے (ب) امّی سے (ج) بیماری سے (د) ٹیچر سے

(د) تعفّن کے معنی ہیں۔

(الف) کچرا (ب) گندگی (ج) بدبو (د) تکلیف

(ہ) گندگی سے پیدا ہوتی ہیں۔

(الف) پریشانیاں (ب) بیماریاں (ج) تکلیفیں (د) مصیبتیں

۳۔ خالی جگہوں کو دُرست لفظ سے پر کیجیے۔

(الف) تم دروازے سے باہر گئے ہی نہیں تو.......... کیسے غائب ہو گیا۔

(ب) وہ خاموشی سے بالٹی کو اپنی جگہ رکھ کر........ کی میز پر چلا گیا۔

(ج) میں آیندہ کبھی ایسی............ نہیں کروں گا۔

(د) اگر ہم اپنی........ سے غافل رہیں گے تو بیمار ہو جائیں گے۔

(ہ) امّی بول رہی تھیں اور وہ........... سے سُن رہا تھا۔

۴۔ درج ذیل الفاظ کو اس انداز سے جملوں میں استعمال کریں کہ ان کی تذکیروتانیث واضح ہو جائے۔

الفاظ	جُملے
کھیل	ہاکی اچھا کھیل ہے۔
کچرا	
شرمندہ	
سوچ	
بالٹی	
مشکل	
توبہ	

۵۔ دُرست بیان کے سامنے (✔) اور غلط کے سامنے (X) کا نشان لگائیں۔

(الف) جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر نے ہمارا چلنا پھرنا آسان کر دیا ہے۔ ☐

(ب) میں آیندہ اچھا شہری بننے کی بھرپور کوشش کروں گا۔ ☐

(ج) اُس نے کانوں پر سے موبائل فون اُتار دیا۔ ☐

(د) میں نے کچرا کھڑکی سے باہر اُچھال دیا۔ ☐

(ہ) شوکت کی والدہ کافی دیر سے انڈے منگا رہی تھیں۔ ☐

سرگرمی: ایک روزہ صفائی مہم کا اعلان کر کے بچے اپنے کلاس روم کی خود صفائی کر کے اس مہم کا آغاز کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

ماحول کے مضر اثرات سے طلبہ کو آگاہ کرتے ہوئے انہیں تاکید کریں کہ وہ اچھی صحت کے لیے ماحول کو بُرا ہونے سے بچائیں۔

شیخ سعدی کی حکایتیں

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تدریس کے بعد طلَبہ:

۱۔ نئے الفاظ کے معنی سیکھیں گے۔
۲۔ فعلِ حال کے جملوں کو ماضی میں بدلیں گے۔
۳۔ حکایات کے بارے میں جانیں گے۔

بُرائی کا بدلہ بھلائی

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ایک امیر آدمی کے پاس گیا جو بڑا نیک دِل تھا۔

اس شخص نے کہا۔ ''میں اِن دنوں بڑی پریشانی کی حالت میں ہوں۔ میں نے ایک شخص سے قرض لیا تھا، وہ بار بار تکرار کر رہا ہے، اُس نے میرا جینا حرام کر دیا ہے، مجھے کسی بھی طور وہ قرض چُکانا ہے۔''

نیک دِل آدمی کو اُس شخص پر بڑا ترس آیا۔ اُس نے اُسے چند اشرفیاں دیں اور کہا کہ ''اُن سے وہ اپنی ضرورت کو پورا کر لے۔''

اِس محفل میں ایک شخص یہ ساری گُفت گُوسُن رہا تھا۔ اِس نے فیّاض امیر سے کہا:

''جناب! مُجھے افسوس ہے کہ آپ نے اس چَرب زبان آدمی کی باتوں پر بھروسا کر کے اس کی مدد کر دی، وہ آپ کو بے وقوف بنا کر رقم لے گیا۔ یہ تو اس کا پیشہ ہے کہ لوگوں کو جھوٹے سچے قصے سُنا کر اُن کی ہم دردی حاصل کر کے اُن سے مال نکلوا لیتا ہے۔''

اُس امیر نے اُس شخص کی باتیں سُن کر جواب میں کہا۔

''شاید تم ٹھیک کہتے ہو لیکن میں نے جو کچھ کیا، مجھے وہی کرنا چاہیے تھا۔ وہ شخص اگر واقعی مقروض ہے تو میں نے اُسے بے آبرو ہونے سے بچانے کی کوشش کی ہے اور اگر دھوکے باز ہے تو میں نے کچھ اشرفیاں دے کر اُس سے جان چُھڑا لی ہے، مال تو دراصل ہوتا ہی اِس لیے ہے کہ بھلائی کے کاموں میں صرف کیا جائے۔''

پروردگار کی مہربانی

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ کسی نے اپنے زمانے کے ایک رئیس کو خواب میں دیکھا کہ وہ باغوں کی سیر کر رہا ہے' اُس نے کبھی کسی یتیم کے پیر سے کانٹا نکالا تھا۔ رئیس باغ میں سیر کرتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ کانٹا نکالنے کی یہ دولت مجھ پر کس قدر پھول کھلے ہیں' لٰہذا جس حد تک ممکن ہو لوگوں پر رحم کرو' کیوں کہ جب تک تم لوگوں پر رحم کرتے رہو گے' اللّٰہ تعالیٰ کی تم پر رحمت رہے گی۔ جب کسی پر رحم کرو تو اس عمل پر غرور نہ کرنا اور یہ نہ سوچنا کہ میں بالا دست ہوں اور جس پر میں نے رحم کیا ہے وہ زیرِ دَست۔ یہ تو پروردِگار کی مہربانی اور رحمت ہے کہ تمھیں کسی کی طرف دیکھنے کی حاجت نہیں ہے۔ اس لیے میں تو یوں بھی کہتا ہوں کہ کَرَم کرنا پیغمبروں کا کام ہے یہ کرتے رہنا چاہیے کہ تم رحم کرو گے اہلِ زمیں پر تو خدا مہرباں ہو گا عرشِ بریں پر۔

ہنر سیکھو!

ایک دانا نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ ''بیٹا! ہنر سیکھو! روپے پیسے کا کوئی اعتبار نہیں۔ یہ تو چور لے جاتے ہیں یا مالک خود ہی آہستہ آہستہ خرچ کر ڈالتے ہیں۔ ہُنر ایسی دولت ہے کہ کبھی نہیں گھٹتی اور علم وہ چشمہ ہے جو ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ ہُنر مند کا مال جاتا ہے تو اسے کچھ پرواہ نہیں کہ اس کے پاس ہُنر خود بڑی دولت ہے۔ وہ جس جگہ جائے گا قدر پائے گا لیکن بے ہُنر کا مال جاتا رہے تو وہ مُفلس ہو جائے گا اور ذلت اور تکلیف اُٹھائے گا۔''

حاتم طائی

کسی نے حاتم طائی سے پوچھا۔

''کیا دُنیا میں آپ سے بڑھ کر کوئی شخص دل کا دھنی ہو گا۔''

اُس نے کہا۔ ''ہاں! ایک دن میرے ہاں چالیس اونٹ ذبح کیے گئے اور ہر واقف ناواقف کو اجازت تھی

کہ وہ آئے اور دعوت کھائے۔اسی دوران مجھے کسی ضرورت سے جنگل میں جانے کا اِتفاق ہوا۔میں نے وہاں دیکھا کہ ایک بوڑھا آدمی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹّھا اُٹھائے جا رہا تھا۔میں نے اُس سے سوال کیا۔

''بڑے صاحب! تم حاتم طائی کی دعوت پر کیوں نہیں جاتے۔آج اس کے دسترخوان پر ہزاروں لوگ جمع ہیں۔خوب کھانا کھلایا جا رہا ہے۔''

اس کے جواب میں بوڑھے نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔''جو خود کما سکتا ہو، وہ حاتم کا محتاج کیوں ہو؟''

انصاف یہ ہے کہ وہ بوڑھا ہمّت میں مجھ سے کافی آگے تھا۔''

سخاوت

سخی آدمی پھل دار درخت کی مانند ہوتا ہے۔جس سے لوگ فائدہ اُٹھاتے ہیں، اس کے پھل کھاتے ہیں اور اس کی چھاؤں میں آرام بھی کرتے ہیں لیکن بخیل کی مثال خودرو گھاس کی طرح ہوتی ہے یا سوکھی ہوئی جھاڑی کی مانند۔جو سوائے جلانے کے اور کسی کام نہیں آتی۔سوکھی جھاڑی کو لوگ کاٹ لیا کرتے ہیں مگر پھل دار درخت کی ہر شخص حفاظت کرتا ہے۔اس سے علم ہوا کہ لوگ سخی سے پیار کرتے ہیں اور بخیل سے بے زار رہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) نیک آدمی نے غریب کے ساتھ کیا کیا؟

(ب) نیک آدمی کو اس کے ہم درد نے چاپلوس آدمی کی کیا خامی بتائی؟

(ج) حاتم نے کتنے اونٹ ذبح کروائے تھے؟

(د) حاتم کو کام سے کہاں جانا پڑا؟

(ہ) شیخ سعدی نے کرم کرنا کن کا شیوہ بتلایا ہے؟

(و) نیک آدمی نے اپنے بیٹے کو کیا سیکھنے کا مشورہ دیا؟

(ز) دولت کو کون لے جاتا ہے؟

(ح) نیک آدمی کو بدلے میں اللّٰہ کیا عطا کرتا ہے؟

(ط) اچھا عمل کر کے کیا نہ کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے؟

(ی) مال کن کاموں پر صرف کرنے کے لیے ہوتا ہے؟

۲۔ دُرست جواب پر (✔) کا نشان لگائیے۔

(الف) غریب شخص نے امیر آدمی سے مانگا :

اناج　　بستر　　رقم　　کھانا

(ب) امیر کے ہم درد نے غریب آدمی کے متعلق کہا کہ وہ :

چور ہے　　قاتل ہے　　بہروپیا ہے　　دھوکے باز ہے

(ج) حاتم کی محفل میں چل رہا تھا :

کھانا　　ذِکر　　بحث　　جلسہ

(د) بوڑھے لکڑہارے نے حاتم سے قبول نہیں کی:

دعوت　　رقم　　مراعات　　جھونپڑی

(ہ) حاتم نے اونٹ ذبح کرائے:

۵۰　　۱۱۰　　۴۰　　۷۰

(و) نیک آدمی نے اپنی دولت کو کام کے لیے رکھا:

بھلائی کے لیے　　کھیتی باڑی کے لیے　　اناج کے لیے　　خریداری کے لیے

(ز) رئیس آدمی نے لڑکے کے ساتھ بھلائی کی:

کانٹا نکالا تھا　　نوکری دی تھی　　قرض دلایا تھا　　بری کرایا تھا

۳۔ فعلِ حال کے جُملوں کو فعلِ ماضی میں بدلیں۔

فعلِ حال	فعلِ ماضی
مجھے کسی بھی طور وہ قرض چکانا ہے۔	
اُن لوگوں میں بحث جاری ہے۔	
اِس دستار کے آپ زیادہ حق دار ہیں۔	
وہ شخص تو بہت بڑا عالم ہے۔	
رئیس باغ کی سَیر کر رہا ہے۔	
وہ شخص بار بار تکرار کر رہا ہے۔	
اُس نے غریب کے ساتھ نیکی کی ہے۔	
نمازی مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے۔	

سرگرمی: طلبہ کو حکایت سعدیؒ میں جو حکایت پسند آئی ہو، اُسے خوش خط تحریر کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

طلبہ کو بتائیں کہ حکایت کیا ہوتی ہے؟ اسے سمجھنے سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟
فعل ماضی، فعل حال، فعل مستقبل کے بارے میں طلبہ کو معلومات دیجیے۔

کیپٹن کرنل شیر خان شہید

حاصلاتِ تعلّم
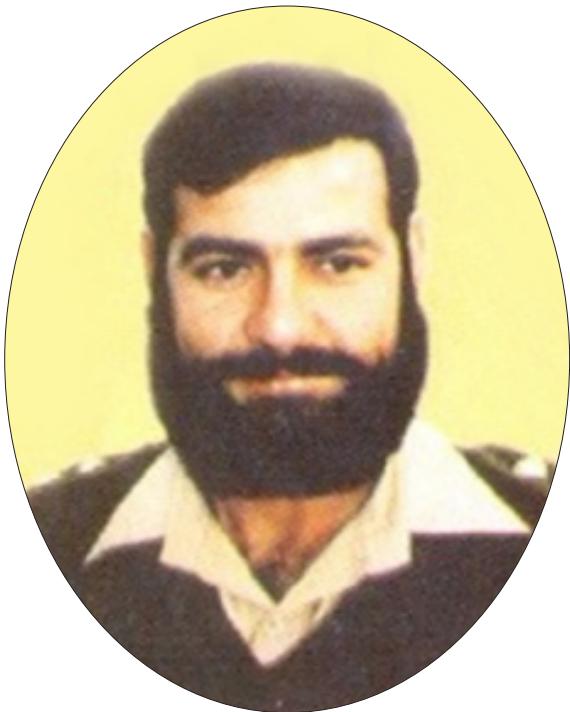
اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ نئے الفاظ کے معنی سیکھیں گے۔

۲۔ الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں گے۔

۳۔ قومی مشاہیر کے بارے میں جانیں گے۔

سیٹی کی آواز کے ساتھ ہی کھیل شروع ہوا۔ یہ مقابلہ نجیب اور شیرا کے درمیان تھا۔ نجیب صحت مند جب کہ شیرا کم زور لڑکا تھا۔ اِبتداء میں نجیب نے میدان میں اپنی ظاہری جِسامت سے نفسیاتی اثر قائم کرلیا۔ تَماشائی بھی اس کم زور لڑکے کے حق میں نہ تھے۔ شروع کے چند منٹ تو شیرا نے نجیب کے وار کو دفاعی انداز سے روکنے میں لگا دیے' جب دو چار مکّے پڑے تو نجیب کو داد دینے اور واہ وا کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا۔

نجیب خوب اُچھل اُچھل کر اپنی توانائی خرچ کر چکا تو شیرا نے کچھ کر گزرنے کا ارادہ کرلیا۔ اُس نے اِنتہائی مہارت سے وہ وار کیے کہ نجیب بھی چکرا گیا۔

تماشائی جو ابتداء میں نجیب کے حق میں نعرے لگا رہے تھے' اب اس کے خلاف ہو چکے تھا۔ ایک تو نجیب کی ہمت ویسے ہی جواب دے چکی تھی' نعروں نے اس کا حوصلہ بالکل پست کر دیا۔ اگلے ہی لمحے وہ ایک مُکّا کھا کر چاروں شانے چِت گرا کہ ریفری کے دس گننے کے باوجود بھی نہ اُٹھ سکا۔

آخر کار ریفری نے اس کم زور لڑکے کا ہاتھ پکڑا اور فاتحانہ انداز میں ہوا میں لہرا دیا۔

''شیرا، شیرا، شیرا'' ہر طرف تعریفی نعرے گونج اُٹھے۔

مقابلے میں جیتنے والا ''شیرا'' دراصل پاک فوج کے عظیم سپاہی کیپٹن کرنل شیر خان تھے۔

شیر خان یکم جنوری ۱۹۷۰ء کو ضلع صوابی میں پیدا ہوئے۔آپ کے دادا نے آپ کا نام کرنل شیر خان رکھا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ پاک فوج کے ایک دلیر کرنل شیر خان کی بہادری سے بے حد متاثر تھے جنھوں نے ۱۹۴۸ء میں کشمیر کے ایک حصے کو آزاد کراتے ہوئے بھارتی فوج کے چھکّے چھڑا دیے تھے۔اُن کے دادا کی خواہش تھی کہ وہ بھی کرنل شیر خان جیسا بہادر بنے۔

شیر خان کا بچپن عام بچّوں سے مختلف تھا۔ان کے اندر شروع سے سپاہیانہ جوہر موجود تھے۔آپ ۱۹۸۷ء میں پاک فضائیہ میں بحیثیت ائرمین بھرتی ہوئے۔یہاں خوب ترقی کی۔اپنے ارادوں کی تکمیل کے لیے شیر خان نے بری فوج میں کمیشن حاصل کرلیا۔پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول سے دوسالہ ٹریننگ کے بعد آپ سندھ رجمنٹ میں سیکنڈ لیفٹیننٹ بن گئے۔

ایک روز ایوارڈ کی ایک تقریب میں اُن کے ایک افسر نے اُنھیں پُکار کر کہا:

''نوجوان ہم تمھاری کارکردگی سے بے حد خوش ہیں۔''

جب اَفسر نے اسے اِعزاز دیے جانے والی تقریب میں پُکار کر کہا تو اُس کا سیروں خون بڑھ گیا۔

''سر! میں آپ کی اُمیدوں پر پورا اُترنے کی مزید کوشش کروں گا۔''

اس نے ہاتھ ماتھے پر لاتے ہوئے سیلیوٹ مار کر کہا۔

''ہمارا دشمن بہت چالاک اور خطرناک ہے۔'' اس کا اَفسر اس سے مُخاطِب تھا۔''ہمارا مُحاذ کارگل ہے۔

سترہ' اُٹھارہ ہزار فٹ بلند چوٹیوں پر سارا سال برف جمی رہتی ہے۔'' وہ نہایت سنجیدگی سے کہہ رہے تھے۔ ''دُشمن ہمارے اس علاقے پر قابض ہونا چاہتا ہے۔''

''ہم اُس کے اِن ناپاک اِرادوں کو خاک میں ملا دیں گے۔'' اس نے پُرعزم لہجے میں کہا۔ ''میری یہ جان اپنے عزم کو پورا کرنے کے لیے حاضر ہے سَر!۔'' شیرا نے انتہائی مستعدی سے کہا۔

یکم جنوری ۱۹۹۸ء کو انھیں کشمیر کے محاذ پر بھیج دیا گیا جہاں سترہ ہزار فٹ بلند برف پوش پہاڑیوں پر شدید ترین موسمی حالات کے باوجود ایک نہیں پانچ فوجی چوکیاں قائم کیں۔ ان چوکیوں کی وجہ سے بھارتی فوج کی نہ صرف پیش قدمی رُک گئی بلکہ بھاری جانی نقصان بھی ہوا۔

۸ جون ۱۹۹۹ء کی رات تھی۔ دُشمن فوج' کرنل شیر خان کے دستے پر حملے کے لیے اُن کی جانب پیش قدمی کر رہی تھی۔ شیر خان نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ دشمن کے سپاہیوں کا خاتمہ کر دیا۔ دُشمن فوج نے اپنے بھاری جانی نقصان کے بعد پوری شدّت سے حملے کی تیاری کی۔ پوری دو بٹالین کے ساتھ شدید حملہ کیا۔ ایک بہت بڑا حملہ کیا گیا جو شیر خان کے لیے کسی چیلنج سے کم نہ تھا۔ آپ نے ہمّت نہ ہاری اور دشمن کے حَملے کا منہ توڑ جواب دیتے رہے۔ شیر خان شدید زخمی ہو گئے۔ کیپٹن زخمی حالت میں بھی فائر کرتے رہے اور اِسی حالت میں جامِ شہادت نوش کر لیا۔ آخری وقت تک اُن کی اُنگلی لبلبی سے نہ ہٹی۔ اِن کے اس انداز نے سب کو ٹیپو سلطان کی یاد دِلا دی جن کا ہاتھ شہادت کے وقت بھی تلوار تھامے ہوئے تھا۔

کیپٹن کرنل شیر خان' ہمارے وہ قومی مُجاہد ہیں جنھوں نے کارگل کے محاذ پر بے مثال کارنامے انجام دے کر اپنے وطن کے لیے جان نچھاور کر دی۔ اس عظیم قربانی کے پیشِ نظر حکومت پاکستان کی جانب سے اُنھیں ملک کا سب سے بڑا فوجی اعزاز ''نشانِ حیدر'' پیش کیا گیا۔ قوم اپنے اس عظیم سپاہی کو ہدیہ سلام پیش کرتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) نجیب کو شیرا نے کس بنیاد پر شکست دی؟

(ب) فوج میں جا کر اُس کا کیا کرنے کا ارادہ تھا؟

(ج) جس پہاڑی پر ڈیوٹی لگی اُس کی بُلندی کتنی تھی؟

(د) کیا کرنل شیر خان نے کسی لمحے خوف محسوس کیا؟

(ہ) دُشمن کے حملے کا واقعہ کس سن میں پیش آیا؟

(و) وہ جس محاذ پر لڑے اس کا کیا نام تھا؟

۲۔ دُرست جواب پر (✔) کا نشان لگائیے۔

(الف) لوگ دیکھنے کے لیے جمع ہوئے تھے۔

ڈراما　　کرکٹ　　فلم　　کُشتی

(ب) کُشتی کا مقابلہ جیت لیا۔

پرنسپل نے　　نجیب نے　　ریفری نے　　شیرا نے

(ج) پرنسپل کے سوال پر شیرا نے نگاہیں کس جانب کیں۔

زمین کی طرف　　کعبہ کی جانب　　آسمان پر　　بستے کی طرف

(د) پرنسپل نے خوش ہو کر شیرا کو عنایت کی۔

اسکالرشپ　　کورس کی کتب　　ڈائری　　ٹرافی

(ہ) شیر خان کا فوج میں جانے کا جواز تھا۔

تن خواہ کمانا　　بہادری دکھانا　　بدلہ لینا　　خدمت کرنا

(و) اپنے مقصد کے لیے اس نے کام یابی حاصل کی۔

دشمن کو مار کر　　بم گرا کر　　شہید ہو کر　　بھاگ کر

(ز) وہ پاک فضائیہ میں شامل ہوا بطور۔

کیپٹن　　ایئرمین　　کمانڈر　　وارڈن
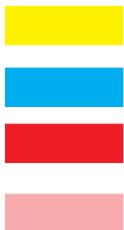
(الف) کیپٹن کرنل شیر خاں ہمارے قومی مُجاہد ہیں۔

(ب) ہمارا دُشمن بہت چالاک اور خطرناک ہے۔

(ج) ریفری نے مقابلے کی افتتاحی گھنٹی بجادی۔

(د) ۶ ستمبر کا دن تھا۔ قوم یومِ پاکستان منانے میں مصروف تھی۔

۴۔ نیچے دیے گئے جملوں کو مناسب الفاظ سے پُر کریں۔

(الف) میں پاکستانی............کا حصہ بنوں گا۔

رینجرس   وِزارت   حکومت   فوج

(ب) کیپٹن...............حالت میں بھی فائر کرتے رہے۔

بُری   زخمی   نیند کی   اچھی

(ج) ....اپنے اس عظیم سپاہی کو ہدیہ سلام پیش کرتی ہے۔

قوم   عوام   ماں   رعایا

(د) اگر میں..............کرنے لگ گیا تو دُشمن کو اپنی کارگزاری کا موقع مل جائے گا۔

مہربانی   کام   آرام   نرمی

(ہ) شیر خاں کو سب سے بڑا فوجی اعزاز ''................'' پیش کیا گیا۔

نشانِ پاکستان   نشانِ امتیاز   نشانِ سپاس   نشانِ حیدر

سر گرمی: نشانِ حیدر حاصل کرنے والے شہیدوں کی تصاویر کا چارٹ تیار کریں اور ان کے ناموں کو یاد کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

پاک وطن کے لیے قربانی دینے والے جانوں کے سچے واقعات چیدہ چیدہ طالب علموں کو سنایئے تاکہ ان میں حب الوطنی کا جذبہ بیدار ہو سکے۔

صفائی

حاصلاتِ تعلُّم اس نظم کی تدریس کے بعد طَلَبہ:

۱۔ نظم کو ترنّم سے پڑھیں گے۔
۲۔ نظم کو دُرست تلفظ اور تحت اللفظ سے پڑھیں گے۔
۳۔ نظم کے مفہوم کو اپنے الفاظ میں ادا کریں گے۔
۴۔ وطن سے محبت کا اظہار کریں گے۔

صفائی تو سب ہی کو محبوب ہے
یہ اِک چیز ہر اِک کو مطلوب ہے

رکھو جسم کو صاف صحت رہے
اگر صاف کپڑے ہوں عزّت بنے

لکیریں کتابوں پہ مت ماریے
نہ کاپی پہ دھبّا کوئی ڈالیے

بہت صاف ستھرا ہو بستہ اگر
تو اچھے ہی آؤ گے سب کو نظر

نہ پھیلاؤ کوڑا کسی بھی جگہ
ہو اسکول یا گھر میں کوئی جگہ

رکھو ڈسٹ بِن میں ہی چیزیں فضول
بناؤ صفائی کو اپنا اصول

نہ پھینکو گلی میں کوئی گندی شے
گلی اور محلّہ تمھارا بھی ہے

صفائی ہو ہر سُو جو سب یوں کریں
صفائی کی کوشش نہ ہم کیوں کریں

صفائی ہے کیا ؟ نصف اِیمان ہے
جو رکھے صفائی مسلمان ہے

(احمد شفیق)

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) صفائی کے بارے میں ہمارا مذہب کیا کہتا ہے؟
(ب) ہمیں کھانے سے پہلے کیا کرنا چاہیے؟
(ج) نہانے سے کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں؟
(د) صبح ناشتے سے پہلے آپ اُٹھ کر کیا کرتے ہیں؟
(ہ) نماز سے پہلے وضو سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

۲۔ خالی جگہوں کو دُرست لفظ سے پُر کیجیے۔

(الف) ہمیں جگہ جگہ..........نہیں پھیلانا چاہیے۔
(ب) صفائی............ایمان ہے۔
(ج) ہمیں اپنے...........کو صاف رکھنا چاہیے۔
(د) صاف ستھرا........اچھے ذہن کی علامت ہے۔
(ہ) کتابوں پر...........مت ماریئے۔
(و) صفائی............کا بھی حکم ہے۔
(ز) گلی اور............ہمارا بھی ہے۔

۳۔ دیے گئے اشعار کو سادہ جملوں میں لکھیے: جیسے

رکھو جسم صاف، صحت رہے　　اگر صاف کپڑے ہوں عزّت بنے

اگر جسم صاف ہو تو صحت رہے گی اور صاف کپڑوں سے انسان کی عزّت بنتی ہے۔

(الف) بہت صاف سُتھرا ہو بستہ اگر　　تو اچھے ہی آؤ گے سب کو نظر
(ب) نہ پھیلاؤ کوڑا کسی بھی جگہ　　ہو اسکول یا گھر میں کوئی جگہ
(ج) نہ پھینکو گلی میں کوئی گندی شے　　گلی اور محلّہ تمھارا بھی ہے

سرگرمی: جسم کی صفائی کے لیے جن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے، انھیں ایک چارٹ پر خوش خط لکھ کر کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

نظم ترنّم سے مظاہراتی طریقہ استعمال کرتے ہوئے پڑھوائیں۔ دی گئی مشقیں طلبہ سے کرائیں، ضرورت پڑنے پر ان کی مدد کیجیے۔

اُردو زبان

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ اردو زبان اور دیگر زبانوں کے مابین تعلق کو شناخت کریں گے۔
۲۔ واوین کو استعمال کریں گے۔
۳۔ اردو کو روزمرہ گفتگو اور مراسلت میں استعمال کریں گے۔
۴۔ حروف جاریہ کو استعمال کریں گے۔

اُردو ہماری قومی زبان ہے یہ دُنیا کی معروف ترین زبانوں میں سے ایک ہے۔ اُردو کی ابتداء کے بارے میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ بعض ماہرین کا خیال ہے کہ اُردو' سندھ کی سرزمین پر پیدا ہوئی' کچھ کا یہ خیال ہے کہ اِس کا تعلق پنجاب سے ہے اور چند لوگوں نے خیبر پختون خوا سے اس کا تعلق بیان کیا ہے۔ اِن تمام خیالات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اُردو کا تعلق پاکستان کے ہر علاقے سے ہے۔ ہر علاقے کے لوگ اِسے پسند کرتے ہیں اور اسے اپنی زُبان قرار دیتے ہیں' اِس سے اُردو زبان کی اہمیت اُجاگر ہوتی ہے۔

ہمارے ملک میں اور زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔ جن میں سندھی، پنجابی' بلوچی، پشتو' براہوی' سرائیکی اور کشمیری شامل ہیں۔ مختلف صوبوں میں بولی جانے والی سب زبانوں کو اہمیت حاصل ہے البتہ اُردو اپنی افادیت کی وجہ سے ذیادہ اہمیت حاصل کر چکی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ سندھ کا کوئی فرد پنجاب، بلوچستان یا خیبر پختون خوا کے کسی علاقے میں جائے تو وہاں اُسے بات چیت کرنے میں دشواری پیش آتی ہے کیوں کہ وہ وہاں کی علاقائی زبان سے ناواقف ہوتا ہے' یہی حالت کسی اور صوبے کے شخص کی بھی ہوتی ہے جب وہ صوبہ سندھ کے کسی علاقے میں آجائے' اُس وقت شدت سے اِس بات کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ کوئی ایسی زبان ہو جو ہر صوبے کا ہر شخص بہ آسانی بول اور سمجھ سکے۔ یہ ضرورت ہماری قومی زبان اُردو پوری کر سکتی ہے کیوں کہ ملک کے ہر علاقے کے لوگ اُردو بول سکتے ہیں' سمجھ سکتے ہیں اور لکھ سکتے ہیں۔ یہ ملک کے تمام لوگوں کے درمیان رابطے کا مؤثر ذریعہ بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُردو کو پاکستان کی قومی زبان قرار دیا گیا ہے۔ اسی لیے اسے تعلیمی اداروں میں اردو کو لازمی مضمون کی حیثیت سے شامل کیا گیا ہے۔

ہمارے ملک میں جو مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں، اُن کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ یہ تعلق قومی اتحاد پیدا کرتا ہے۔ اُردو زبان اِس اتحاد کو مستحکم و مضبوط کرنے کا باعث ہے۔ ہمیں یہ بات ذِہن نشین کرنی چاہیے کہ پاکستان کے مختلف علاقوں کی زبانوں کی ترقی، قومی زبان کی ترقی ہے۔ اس طرح قومی زبان کی توانائی، علاقائی زبانوں کی توانائی ہے۔ سب زُبانیں ایک دوسرے سے مِل جُل کر ہی ترقی کرسکتی ہیں۔

پاکستان کے آئین میں صاف لکھا ہے کہ پاکستان کی قومی زبان اُردو ہے۔ اسی حوالے سے ملک میں اُردو کے نفاذ کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ اُردو کے ماہرین اور ادیب و شاعر اس کی ترقی کے لیے کوشاں ہیں۔ موجودہ دور میں ہر مضمون پر اُردو کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے۔ کئی مغربی ممالک میں اُردو زبان کے اخبارات نکلتے ہیں۔ دُنیا کی مشہور یونیورسٹیوں میں اُردو زبان پڑھائی جاتی ہے۔ اُردو کو سرکاری زبان کی حیثیت سے رائج کرنے کے اقدامات بھی کیے جاتے رہے ہیں۔

اقوامِ متحدہ کے مطابق دُنیا میں اُردو کا شمار زیادہ بولی جانے والی زبانوں میں ہوتا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہماری زبان تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اس سے محبت کریں اور اسے فروغ دیں۔

☆☆☆☆☆

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

الف) ہمارے ملک میں کون کون سی زبانیں بولی جاتی ہیں؟

(ب) کون سی زبان تمام صوبوں کے درمیان رابطے کا کام دیتی ہے؟

(ج) اردو کی ابتداء کے بارے میں کیا آراء پائی جاتی ہیں؟

(د) زبانیں کس طرح ترقی کرسکتی ہیں؟

۲ ۔ خالی جگہوں کو دُرست لفظ سے پر کیجیے۔

(الف) اردو کے ماہرین اور ....اس کی ترقی کے لئے کوشاں ہیں ۔

(ب) اردو کا شمار..............زیادہ بولی جانے والی زبانوں میں ہوتا ہے ۔

(ج) اردو کو پاکستان کی ....قرار دیا گیا ہے۔

(د) ہر علاقے کے..............اسے پسند کرتے ہیں ۔

(ھ) مختلف صوبوں میں بولی جانے والی سب ....کو اہمیت حاصل ہے۔

۳۔ وہ الفاظ جو ایک لفظ کا تعلق کسی دوسرے لفظ سے ظاہر کرتے ہیں وہ حروف ربط کہلاتے ہیں ۔

مثلاً کا ۔کی ۔ کے ۔ نے ۔کو ۔تک ۔ پر ۔ سے ان کو حروف جاریہ بھی کہتے ہیں ۔

اس سبق میں سے حروف ربط تلاش کر کے لکھیے

۴۔ خالی جگہوں میں حروف ربط کی مدد سے جملہ مکمل کیجیے۔

علی ....ایسا محسوس ہوا کہ کسی ....اس............کپڑوں .... پانی پھینکا ہے۔

۳۔ دیے گئے الفاظ کے مترادف لکھیں:

رہائش داغ گنتی بولی اجلاس شک

۴۔ دیے گئے الفاظ کے مُتضاد لکھیں:

کم نفع اُجالا عالم تیزی شک

۵۔ واوین دو سیدھے' دو اُلٹے' چار واؤ سے بنتا ہے۔ ''......'' لکھتے لکھتے اگر آپ کو کہیں کسی نام ور ہستی یا کسی بزرگ کا قول لکھنا ہو' یا کسی کی تحریر کا کوئی حصہ تحریر میں شامل کرنا ہو تو اُسے واوین میں بند کریں۔ اس کتاب میں بھی خاص باتوں یا الفاظوں کو واوین میں بند کیا گیا ہے۔ اِسی انداز سے کہانی یا ڈراموں کے مکالمے لکھتے وقت بھی کرداروں کی بات چیت کو واوین میں بند کر کے اِس کی الگ پہچان بنا دی جاتی ہے۔

آپ کو چند جملے دیے جا رہے ہیں' اس میں مناسب جگہ پر واوین کا استعمال کریں۔

قائداعظم نے فرمایا کہ پاکستان کی قومی زبان اُردو ہوگی۔

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال نے خطبہء الٰہ آباد میں واضح طور پر اعلان کیا کہ مسلمانوں کے مطالبے کی روشنی میں ایک اسلامی مملکت قایم کی جائے۔

اُستاد نے بتایا کہ ہیڈ ماسٹر نے حُکم دیا ہے کہ کوئی بھی بچّہ دیر سے نہ آئے ورنہ اسے سزا دی جائے گی۔

مجھے جب جنید مِلا تو اُس نے کہا کہ میرے دوست نے کہا ہے کہ میں اس کی کتاب واپس کر جاؤں۔

سرگرمی: اُردو لُغت سے ایسے الفاظ تلاش کر کے لکھیں جو خالصتاً اُردو کے ہوں۔

ہدایات برائے اساتذہ

طلبہ کو اُردو زبان کی اہمیت سے روشناس کرائیے اور بتائیے کہ دیگر زبانوں کے مقابلے میں ہماری زبان کیوں بہتر ہے۔

۱۔ بچوں میں شعور بیدار ہو۔
۲۔ وہ اپنے ذہن کو کام میں لاسکیں۔
۳۔ اس کہانی کے ذریعے اخلاقی سبق حاصل کریں۔

۱۔ ان تصاویر کو غور سے دیکھیے ۔

۲۔ یقیناً آپ کے ذہن میں انھیں دیکھ کر کوئی کہانی آئے گی۔

۳۔ اب آپ کو اس کہانی کو اپنے لفظوں میں لکھنا ہے۔

اِس طرح جیسے: چرواہے کی بیٹی بھیڑ بکریاں چرانے قریبی چراہ گاہ کی طرف جارہی تھی کہ.......
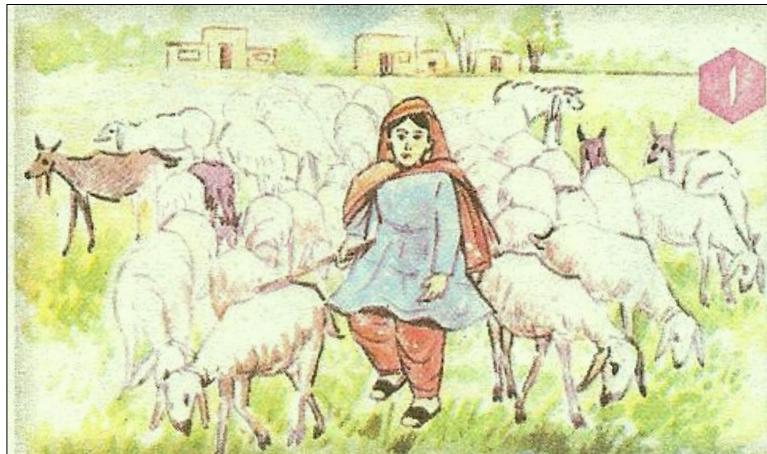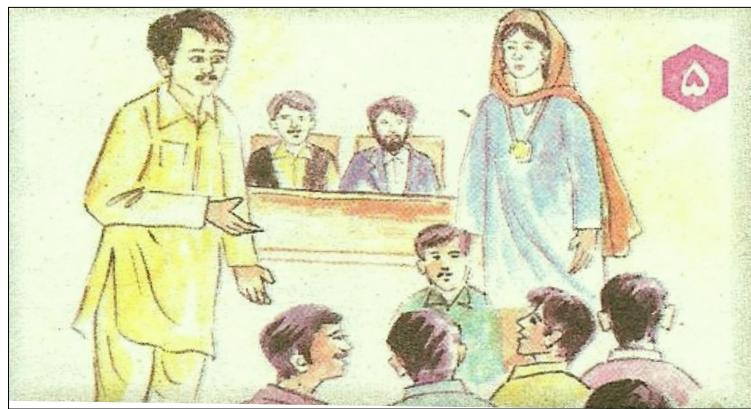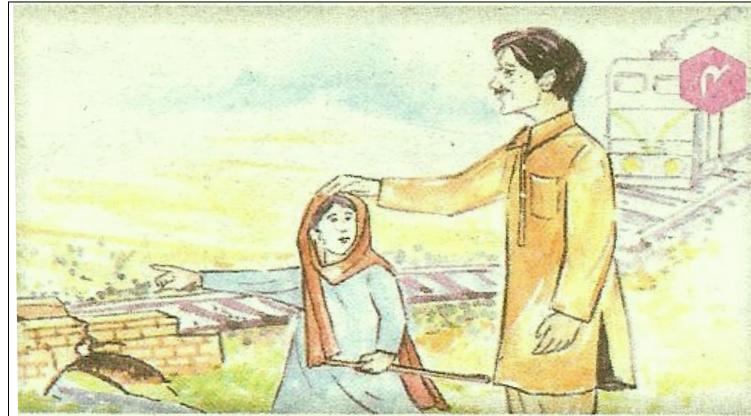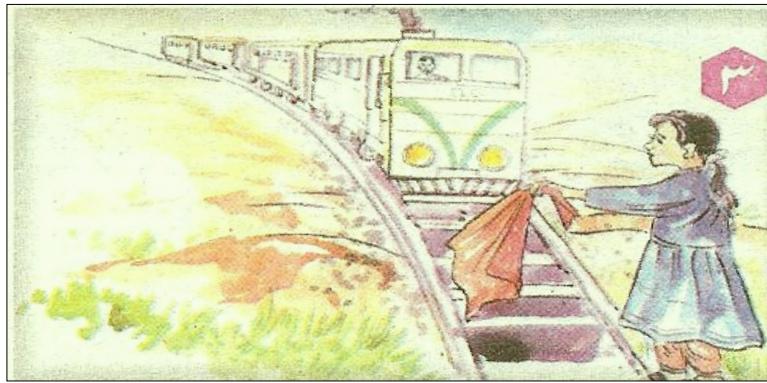
۳

۴

۵

۶

فضول خرچی ہے بُری عادت

حاصلاتِ تعلّم

اِس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اِس قابل ہوسکیں گے کہ :

۱۔ کہانی سے لطف اندوز ہوں گے۔
۲۔ نئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں گے۔
۳۔ اچھی عادتیں اختیار کریں گے۔
۴۔ کہانی لکھنے کی مشق کریں گے۔

آج ناصر پریشانی کے عالم میں مسکین سی صورت بنائے دانش کے دروازے پر کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں کچھ کاغذات تھے۔

''اور سُناؤ' کیسے آنا ہوا۔'' دانش نے اس سے اپنائیت سے پوچھا۔

''یار! مجھے تم سے حساب کے کچھ سوالات سمجھنا تھے۔'' اس نے سنجیدگی سے کہا۔

''اندر آجاؤ۔'' اُس نے اندر آنے کی دعوت دی۔

ناصر تو آیا ہی اس لیے تھا' وہ جلدی سے گھر کے اندر داخل ہوگیا۔ اسے علم تھا کہ وہ لوگ گھر کے اگلے حصے میں موجود بیٹھک میں بیٹھتے ہیں۔ دانش نے اُسے بٹھا کر ٹھنڈا پانی پلایا اور اندر چائے کا کہنے چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ دونوں دوست مشقیں حل کرنے لگے جو ناصر اپنے ساتھ لایا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد ناصر کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔ وہ دانش سے سوالات سمجھ چکا تھا۔

''یار' اب میں چلتا ہوں۔'' اس نے دانش کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

''ارے ایسے کیسے؟ امّی جان چائے بنا رہی ہیں' وہ پی کر جانا۔''

''پھر کبھی پی لوں گا۔''

''نہیں نہیں..... پی کر جانا۔'' دانش نے خلوص کا اظہار کیا تو وہ انکار نہ کر سکا اور پھر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر وہ اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے رہے۔ اچانک ناصر نے سرگوشی والے انداز میں دانش سے کہا۔

''یار! اگر بُرا نہ مانو تو ایک بات کہوں۔''

''ہاں ہاں کہو۔''

''مجھے دراصل تم سے دو سو روپے اُدھار درکار تھے' اگر دے دو تو.....''

''مگر ایک دم سے اتنی رقم کی ضرورت.....خیر تو ہے۔'' دانش نے انتہائی خوش اخلاقی سے کہا۔

وہ ایک دم چُپ ہو گیا پھر بولا۔ ''مجھے والد صاحب نے نوٹس کاپی کرانے کے لیے دیے تھے۔'' اُس نے خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا۔

''اور وہ تم نے خرچ کر دیے!'' وہ سنجیدگی سے بولا۔

''تم نے ٹھیک سمجھا!'' وہ شرمندگی سے اُس سے نظریں نہیں ملا رہا تھا

''مجھے معلوم ہے کہ تم ویڈیو گیم کی دُکان پر کافی وقت ضایع کرتے ہو۔''

''نہیں' ایسی تو کوئی بات نہیں۔'' وہ جھینپ کر بولا۔

''دیکھو بھائی! میں تمھیں اس بار تو رقم دے دوں گا لیکن.....'' وہ کچھ سنجیدہ تھا۔

''نہیں' اس کے بعد نہیں مانگوں گا تم سے۔'' وہ شرمندگی سے کہہ رہا تھا۔

''مجھ سے نہیں مانگو گے تو کیا کسی اور سے.....''

دانش نے اسے گھورا تو اُس نے نظریں دوسری جانب کر لیں۔

''نہیں نہیں کسی سے بھی نہیں۔'' وہ اطمینان سے کہنے لگا۔

''میری بات مانو! یہ گیم اور چٹور پن کی عادت کسی طور مناسب نہیں۔'' وہ اسے سمجھا رہا تھا۔ ''فضول خرچی کی عادت نے تمھیں ادھر اُدھر سے اُدھار لینے پر مجبور کر دیا ہے۔''

''ہاں یہ تو ہے۔''

''کل کلاں ہم نے تمھیں دینے سے انکار کیا تو تم کوئی دوسری راہ اختیار کرو گے۔'' دانش نے اُسے سمجھایا۔ ''تمھیں میری بات خراب تو لگے گی لیکن یہ حقیقت ہے۔''

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو دوست!'' ناصر نے بے حد افسوس سے کہا۔

''جتنی ہماری گنجائش ہو، اُس سے زیادہ کا خرچ انسان کو بُرائی کی طرف مائل کر دیتا ہے۔''

وہ اسے مسلسل سمجھا رہا تھا اور ناصر کسی گہری سوچ میں گُم تھا۔

''تمھاری باتوں سے مجھے سو فی صد اتفاق ہے۔'' ناصر نے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔ ''امیر دوستوں کے ساتھ رہ کر میں بھی اُن کی طرح فضول خرچی کرنے لگا تھا۔'' اسے اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہو چکا تھا۔

''جب ہم اپنی ضروریات کا دائرہ بڑھا دیتے ہیں تو ہمیں دوسروں کے رِحم و کرم پر ہونا پڑتا ہے۔''

دانش نے پیار بھرے سے کہا۔

''میں وعدہ کرتا ہوں کہ آیندہ ایسی غلطی کبھی نہیں کروں گا۔'' وہ کانوں کو ہاتھ لگا کر بولا۔

''یہ لو دو سو روپے۔'' دانش نے امی سے رقم لا کر اس کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔ ''مجھے یقین ہے کہ اب تم میری ہدایت کے مطابق کفایت شعاری سے چلو گے اور فضول خرچی کی طرف بالکل نہیں جاؤ گے۔''

ناصر نے اس کی بات کے جواب میں اثبات میں سر ہلا دیا۔

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) ناصر' دانش کے گھر کیوں آیا تھا؟

(ب) ناصر نے اُسے کیا پلایا؟

(ج) ناصر نے کیا چیز طلب کی؟

(د) اُس نے رقم کہاں خرچ کر دی تھی؟

(ہ) دانش نے اُسے کیا مشورہ دیا؟

(و) ناصر نے اس کی بات کے جواب میں کیا کہا؟

۲۔ دیے گئے بیان میں سے درست پر (✔) نشان لگائیے۔

(الف) ناصر' دانش کی باتوں سے ہوا۔

ناراض   خوش   غصے   آگ بگولا

(ب) ناصر آیا تھا۔

کھانا لینے   قرضہ لینے   کتاب لینے   دعوت دینے

(ج) وہ دانش سے سیکھنے آیا تھا۔

حساب   سائنس   اُردو   انگریزی

(د) دانش نے ناصر کو دیے۔

دوسو روپے   پچاس روپے   پانچ سو روپے   بیس روپے

(ہ) ناصر نے رقم خرچ کی تھی۔

سودے میں   کتابوں پر   کھیل میں   آئسکریم پر

۳۔ دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کریں:

صورت - مسکین - اُداس - قرضہ - آگ بگولا ہونا

۴۔ خالی جگہوں کو دُرست لفظ سے پر کیجیے۔

(الف) ہمیں دوسروں کے رحم و .... پر ہونا پڑتا ہے۔

ظلم ستم کرم نظم

(ب) ناصر نے سر ہلایا کہ اب وہ اس کے مشورہ پر .... کرے گا۔

پڑھائی خیرات عمل غور

(ج) اسے اپنی غلطی کا..........سے احساس ہو چکا تھا۔

شدّت مدت پہلے آج

(د) تم .... سے فضول خرچی کہاں ہو رہی ہے۔

جیسوں دوستوں لوگوں اُستادوں

۵۔ دس سطروں پر مشتمل ایک کہانی لکھیے جس میں ایک دوست کنجوس جب کہ دوسرا فضول خرچ ہو۔

سر گرمی: اس کہانی کے حوالے سے ایک مباحثہ ہو جس میں طلبہ آپس میں کہانی کا نتیجہ بیان کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ

طالبہ کو کہانی لکھنے پر آمادہ کیجیے۔ انھیں سمجھائیں کہ ایک رسمی کہانی کے لیے کیا لوازمات ہوتے ہیں۔ نیز یہ کہ اس کے لکھے جانے کے کیا مقاصد ہوتے ہیں۔

حاصلاتِ تعلّم

اس نظم کی تدریس کے بعد طلبہ:

۱۔ نظم کو لے اور آہنگ سے پڑھیں گے۔
۲۔ نئے الفاظ سیکھیں گے۔
۳۔ اس نظم کو زبانی یاد کریں گے۔
۴۔ بارش کے موسم کے بارے میں جانیں گے۔

وہ دیکھو اُٹھی کالی کالی گھٹا
ہے چاروں طرف چھانے والی گھٹا

گھٹا کے جو آنے کی آہٹ ہوئی
ہوا میں بھی اک سنسناہٹ ہوئی

گھٹا آن کر مینہ جو برسا گئی
تو بے جان مٹی میں جان آ گئی

زمیں سبزے سے لہلہانے لگی
کسانوں کی محنت ٹھکانے لگی

جڑی بوٹیاں ، پیڑ آئے نکل
عجب بیل بوٹے ، عجب پھول پھل

ہر اک پیڑ کا اک نیا ڈھنگ ہے
ہر اک پھول کا اک نیا رنگ ہے

یہ دو دن میں کیا ماجرا ہو گیا !
کہ جنگل کا جنگل ہرا ہو گیا !

(مولوی محمد اسمٰعیل میرٹھی)

۱۔ درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

(الف) چاروں طرف کیا چھانے والا تھا؟
(ب) سارا جنگل دو دن میں کیسے ہرا ہو گیا؟
(ج) بے جان مٹی میں کیسے جان آ گئی؟
(د) بارش برسنے سے زمین پر کیا اُگ آتا ہے؟
(ھ) بارش سے پھولوں پر کیا اثر ہوتا ہے؟
(و) کسانوں نے کیا محنت کی تھی؟

۲۔ خالی جگہوں کو دُرست لفظ سے پُر کیجیے۔

(الف) جڑی بوٹیاں.......آئے نکل
(ب) کہ جنگل کا.........ہرا ہو گیا
(ج) زمیں.......سے لہلہانے لگی
(د) ہے چاروں..........چھانے والی گھٹا
(ہ) ہر اک............کا اک نیا رنگ ہے
(و) گھٹا آن کر مینہ..........گئی
(ز) یہ دو دن میں کیا.........ہو گیا

۳۔ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

جان — آہٹ — ہرا — زمین — پھول

۴۔ ہم معانی الفاظ لکھیے۔

ڈھنگ — گھٹا — آہٹ — ماجرا — دن

سرگرمی: برسات کے موضوع پر دیگر نظموں کو تلاش کر کے لائیں اور اُسے کمرۂ جماعت میں سنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

طلبہ کو پاکستان کے چاروں موسموں کے بارے میں آگاہی دیجیے ۔ یہ بھی بتائیں کہ مختلف موسموں میں کون کون سے پھل اور سبزیاں اُگتی ہیں۔ کون کون سے پھل اور سبزیاں اُگتی ہیں۔

فَرہَنگ

خدا کی صنعت

لفظ	معنی
خوشنمائی	خوبصورتی
نرالی	انوکھی
پرند	پرندہ

نعت

لفظ	معنی
دکھیاروں	غم زدہ
عداوت	دشمنی
بُغض	کینہ

حضرت نعمانؒ

لفظ	معنی
وظیفے	اسکارشپ / حکومت کی ماہانہ امداد
ہم سائے	پڑوسی
احکام	حکم کی جمع

ہمارا پرچم

لفظ	معنی
دستور	طور طریقے / قانون / آئین
نمائندگی	شمولیت
تقدس	پاکیزگی

کتاب

لفظ	معنی
چاہ	شوق
ظلمت	اندھیرا
راحت	آرام

پانی زندگی ہے

لفظ	معنی
بیش بہا	بہت قیمتی
تکمیل	مکمل کرنا
بن مول	جس کی قیمت نہ ہو
خاتمہ	ختم ہو جانا

سچی توبہ

لفظ	معنی
بدھو	بے وقوف / نادان
گڑگڑا کر	انتہائی عاجزی

حق اور فرض

لفظ	معنی
بستے	رہتے / آباد
زیب دینا	اچھا لگنا

ہمارا وطن

لفظ	معنی
دل نشیں	دل پسند
مکیں	مکان میں رہنے والے
مریں	مرنا

مساوات

لفظ	معنی
قیام	رہنا
رعایا	عوام
گدا	فقیر
منصب	عہدہ

کمپیوٹر کی کہانی

لفظ	معنی
مفید	فائدہ مند
کتابت	لکھائی

قربانی کی عید

لفظ	معنی
قربان	ذبح ہونا
بے چین	بے قرار
فرزند	بیٹا

شیر کی کھال میں گدھا

لفظ	معنی
بوجھ	وزن
پُھولا	بہت خوش ہوا
تن تن	اکڑ کر
گُن	خُوبی

شاہ جہانی مسجد ٹھٹہ

لفظ	معنی
دالان	کمرے کے باہر کا حصہ
بلند و بالا	اونچا
فن تعمیر	عمارت بنانے کا ڈھنگ / طریقہ
دیدہ زیب	نظر کو بھلا لگنے والا

انفرادیت	شخصی/ذاتی

مورڑو اور مگرمچھ

قصبے	بڑا گاؤں
لقمہ	نوالہ
آہنی جنگلے	لوہے کی سلاخوں کا کمرہ سا
بی سدھ	بے حرکت
ویران	غیر آباد

ماں باپ کی خدمت

پرکھ	تجربہ/انداز
پختہ	مضبوط
تریاق	زہر/ختم کرنے کی دوا
جھڑکو	ڈانٹو
مدارت	خدمت
اطاعت	حکم ماننا

صاف رہیے-توانا رہیے

جھینتے	توانا رہیے
کوڑا کرکٹ	کچرا
اذیت ناک	بہت تکلیف والا

شیخ سعدیؒ

تکرار	بحث
چرب زبان	زبان چلانے کا ماہر
مقروض	قرض دار
بالادست	اثر رکھنے والا
مفلس	خالی ہاتھ / غریب
عرش بریں	آسمان

کیپٹن کرنل شیر خان شہید

دفاعی	دشمن سے بچنا
تماشائی	مزا لے کر دیکھنے والے
فاتحانہ	کامیابی
اعزاز	عزت
محاذ	جنگ کی جگہ
جان نچھاور	جان قربان کرنا
نوش	پینا

اردو زبان

معروف	مشہور/جانا پہچانا
آراء	رائے کی جمع
مؤثر	اثر کرنے والا
ذہن نشین	یاد رکھنا
نفاذ	عمل میں لانا
رائج	رواج میں آیا ہوا
شمار	عادت
فروغ	ترقی

تصویری کہانی

چرواہا	بکریاں چرانے والا
چراہ گاہ	بکریاں چرانے والی جگہ

فضول خرچی ہے بُری عادت

بیٹھک	بیٹھنے کی جگہ
سرگوشی	ہلکی آواز/کان میں بات کرنا
گھورا	غور سے دیکھنا
چٹورپن	کھانے میں فضول خرچی کرنا
کفایت شعاری	بچت

برسات

گھٹا	برسات کی تیز ہوا
آہٹ	ہلکی آواز
سنسناہٹ	تیز آواز
ماجرا	قصہ